﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد13 — جمعۃ المبارک 30/جون 2006ء — 04/جمادی الثانی1427ہجری قمری — 30/احسان 1385 ہجری شمسی — شمارہ 26

قرآن کی جامعیت

حضرت امام جعفرصادق فرماتے ہیں:
کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے 1۔عبارت جوعوام کے لئے ہے 2۔اشارت جوخاص لوگوں کے لئے ہے3۔لطیف نکات جواولیاء کے لئے ہیں4۔اورحقائق جونبیوں کے لئے ہیں۔

(تفسیر عرائس البیان۔ جلد اول صفحہ4از شیخ ابومحمد روزبہان ابن ابی النصر البقلی متوفی 606ھ)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

نیوزی لینڈ میں مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماءاللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔

پرفیسر کلیمنٹ ریگ کی قبر پر دعاء Devon Port کی سیر۔نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی۔

جاپان میں ورودِ مسعود، جاپانی ممبر پارلیمنٹ اور کروشیا کے سفیر کے ساتھ ملاقاتیں۔ٹوکیو میں استقبالیہ تقریب میں ممتاز شخصیات کی شمولیت اور حضورانور کا خطاب۔

آج دنیا میں امن کے قیام کے لئے جوقدم اٹھائے جارہے ہیں کیا یہ انصاف ہے؟ کیا اس سے امن قائم ہوسکتا ہے؟ کیا دہشتگردی کو بڑی دہشتگردی کے ساتھ سزادی جاسکتی ہے؟ اگر امن کے لئے صرف یہی راستہ ہے تو پھر دنیا ہلاکت کے دروازہ پر کھڑی ہے۔اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امن کے قیام کے لئے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ اور آپ ؐ کی تعلیم کو پیش کیا ہے۔یہ تعلیم ہے جوامن وآشتی اور بندے کوخدا کے قریب کرنے والی ہے۔

جاپان کی ذیلی تنظیموں لجنہ اماءاللہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔
جاپان سے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشریات، چلڈرن کلاس، فیملی وانفرادی ملاقاتیں، جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب، نیشنل مجلس عاملہ جاپان کے ساتھ میٹنگ، تقریب آمین، ہیروشیما کا وزٹ، لندن واپسی

(نیوزی لینڈ اور جاپان میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ :عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

7/مئی 2006ءبروز اتوار:

صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے ''بیت المقیت'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پرتشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

صبح ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے جماعت کے مرکز ''بیت المقیت'' تشریف لائے۔ جہاں پروگرام کے مطابق نوبج کر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ نیوزی لینڈ کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضورانور نے دعا کروائی جس کے بعد حضورانور نے باری باری تمام قائدین سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

حضورانور نے فرمایا کہ انصاراللہ میں کوئی جنرل سیکرٹری نہیں ہوتا بلکہ قائدعمومی کہلاتا ہے۔اسی طرح عاملہ کے تمام عہدیداران قائدین کہلاتے ہیں، سیکرٹریان نہیں کہلاتے۔اسی طرح جماعتی نظام میں جو جماعتیں یا برانچز ہیں وہ ذیلی تنظیموں کے نظام میں مجالس کہلاتی ہیں۔

حضورانور کے دریافت کرنے پر **قائدعمومی** نے بتایا کہ ہماری صرف ایک مجلس Auckland ہے۔حضورانور نے فرمایا کہ آک لینڈ تو بہت بڑا شہر ہے۔کام اور رابطوں کو آسان کرنے کے لئے اس بڑے شہر کو انصار کی تعداد اور رہائش کے لحاظ سے دو یا تین حصوں میں تقسیم کرکے مجالس بنائی جاسکتی ہیں اور پھر ہر مجلس کا زعیم ہو۔فرمایا اپنی مجلس عاملہ میں رکھ کر اس کا جائزہ لیں۔حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ مجلس عاملہ انصاراللہ کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مجھے براہ راست آنی چاہئے اور باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔

قائدمال سے حضورانور نے انصاراللہ کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا جو انصار Job کرتے ہیں ان سے باقاعدہ Percentage پر چندہ لیں اور جو انصار فارغ ہیں کوئی کام نہیں کرتے وہ جو بھی دیں ان سے لے لیں۔حضورانور نے چندہ اجتماع کا بھی جائزہ لیا اور اخراجات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

قائدتبلیغ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا پلان بنایا ہے۔حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ سکیم بناکر مجلس عاملہ میں ڈسکس کرنی چاہئے تھی۔سکیم بنائیں، عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔

حضورانور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے جو کام نہ کرسکیں۔ تربیت نہ کرنے کی وجہ سے سستیاں پیدا ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے کمیاں پیدا ہوئی ہیں۔اگر تربیت کی ہوتی اور فیملیوں کو سنبھالا ہوتا تو فیملیاں نہ بگڑتیں۔کوئی سنّی سے بیاہی ہوئی ہے تو کسی کا رشتہ لاہوریوں میں ہوا ہے، کسی نے ہندو سے شادی کرلی ہے۔حضورانور نے فرمایا خدا نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو کیوں ضائع کررہے ہیں۔احمدیت تو انشاء اللہ پھیلے گی۔نئے آئیں گے اور مضبوط ہوجائیں گے۔آپ لوگ اپنی نسلوں کی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ضائع ہوجائیں گے اس لئے ہوش کریں۔اب باتیں چھوڑیں اور کام کرنے کی سکیم بنائیں اور Active ہوکر کام کریں۔حضورانور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے کہ ہم پیغام پہنچائیں کوشش کرنا ہمارا کام ہے باقی نتیجہ پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔آپ کی کوشش میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

حضورانور نے **قائدتربیت** سے دریافت فرمایا آپ کی سکیم اور پروگرام کیا ہے۔حضورانور نے فرمایا آپ کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے انصار نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔کتنے روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔کتنے ہیں جو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ گھروں میں دین کی باتیں ہوں، مسیح موعودؑ کی باتیں ہوں۔آپ کی کتب پڑھی جائیں۔گھروں میں دینی ماحول ہو۔بچے نمازیں پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔انصار کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے نئی نسل کو بچانا ہے تو آپ کو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سکیم بنانی پڑے گی۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے فرمایا کہ دنیوی تعلیم کا انصاراللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ دینی تعلیم کے بارہ میں بتائیں کہ کیا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ امسال انصار کے نصاب میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب توضیح مرام رکھی ہے۔ گزشتہ سال تک چار کتب ہو چکی ہیں جن کے امتحان لئے جا چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہر ماہ ایک دو ورقہ انصاراللہ کے لئے بلیٹن کے طور پر نکالیں، جس میں قرآن کریم کی ایک آیت، اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح ہو۔ اسی طرح ایک حدیث ہو اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس ہو۔ انصاراللہ کے پروگراموں کا ذکر ہو۔ اعلانات ہوں، تربیتی امور ہوں، اردو زبان سکھانے کے تعلق میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بوڑھوں کو مزید کیا اردو سکھانی ہے ان کو کافی اردو آتی ہے۔ بچوں کو سکھائیں اور بچوں کی طرف توجہ دیں۔ بڑوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ انہوں نے خود بھی کچھ نہ کچھ سیکھنا ہے اور بچوں کی تربیت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصاراللہ کو مطالعہ کے لئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزیں دیں، مضامین دیں، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات دیں۔ بڑی کتابیں پڑھنے کی ان کو بعد میں عادت پڑے گی۔

قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع کے موقع پر کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔ **قائد ایثار** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ غریبوں کی مدد کریں۔ عرب ملکوں سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض غریب ہیں ان کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ ان ملکوں میں بوڑھے ہیں، بیمار ہیں Old People's Home میں جا کر ان سے ملیں اور ان سے باتیں کریں۔ پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ ہسپتالوں میں جا کر بیماروں سے ملیں ان کا حال دریافت کریں۔ جس کو مدد کی ضرورت ہے اس کی مدد کریں۔ حضور انور نے فرمایا کام کے لئے اگر راستے نکالنے ہیں تو نکل آتے ہیں۔

قائد تحریک جدید اور وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ سب انصار کو اس میں شامل کریں اور انصار سے وعدے لیں۔ اس بارہ میں آپ کو کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا انصار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے سو جاؤ۔ اپنے دماغ استعمال کر کے کام کریں اور جو آئندہ جنریشن آ رہی ہے اس سے بھی کام کروائیں۔

آخر پر حضور انور نے **تبلیغ** کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے ملکوں کے لوگ یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ مختلف پاکٹس بنی ہوئی ہیں وہاں جا کر کام کریں۔ ان لوگوں کو عربی، چائنیز، کورین، جاپانی اور انگریزی زبان کا لٹریچر دیں۔ رابطے کریں اور یہ رابطے مستقل نوعیت کے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: تبلیغ مسلسل ایک عمل ہے۔ تھکنا نہیں۔ بارش کے چھینٹے چھینکتے جانا ہے کہیں نہ کہیں یہ پانی اثر کرے گا۔ ہزار میں سے ایک پر بھی اثر ہو جائے تو یہ آپ کی کامیابی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ ایک جگہ دورے پر جاتے ہیں اور پھر چھ ماہ تک ان کو پوچھتے نہیں تو یہ ہرگز درست نہیں۔ جہاں ایک دفعہ جائیں وہاں بار بار رابطہ کریں۔ ایک ٹیم کو ہر دفعہ اسی جگہ پر بھیجیں اور مستقل جاتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا دو دو آدمیوں کی ٹیمیں بنائیں اور مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے ان کے سپرد کر دیں جہاں یہ بار بار جاتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کے لوکل باشندے Mori ہیں۔ ان میں بھی تبلیغ کریں۔ ان کو پہلے خدا کی طرف بلائیں۔ حضور انور نے فرمایا مختلف طرح کے لوگ ہیں۔ کسی کو بتانا ہے کہ خدا ہے، کسی کو بتانا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے، کسی کو بتانا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا دعویٰ سچا ہے، کسی کو بتانا ہے کہ احمدیت سچی ہے، کسی کو بتانا ہے کہ خلافت احمدیہ سچی ہے۔ مختلف طبقے ہیں، مختلف لوگ ہیں، ہر ایک کو ان کے حالات کے مطابق پیغام پہنچانا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دس بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر انصاراللہ عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد ساڑھے دس بجے نیشنل مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے تمام شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے **معتمد خدام الاحمدیہ** کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ماہانہ کارگزاری رپورٹ براہ راست مجھے بھجوایا کریں اور اس میں باقاعدگی ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی مجلس عاملہ جائزہ لے کہ ایک مجلس کافی ہے یا مزید مجالس کی ضرورت ہے۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور نے ان کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مہتمم تعلیم نے بتایا کہ خدام کو نماز سکھائی جا رہی ہے۔ دعائیں یاد کروا رہے ہیں۔ اسی طرح نصاب میں احادیث رکھی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب سے اقتباسات رکھے ہیں۔ خدام سے اس کا امتحان لیا جاتا ہے۔

حضور انور نے **مہتمم تربیت** سے ان کے شعبہ کے تحت ہونے والے کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کتنے خدام پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں اور کتنے خدام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ کتنے خدام قرآن کریم پڑھتے ہیں اور کتنے خدام روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز یہ ہے کہ نماز پڑھو، قرآن کریم پڑھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب میں سے اقتباسات مختلف مواضیع پر منتخب کر کے خدام کو دیں۔ ماں باپ کے حقوق ہیں، ہمسائے کے حقوق ہیں، خدمت خلق کے کام ہیں، نماز، قرآن کریم، مالی قربانی، سچ بولنا، غصہ میں نہ آنا، امانت داری ہے۔ فرمایا اس طرح مختلف مواضیع پر انتخاب کر کے خدام کو دیں۔ تربیتی اجلاسات میں پڑھے جائیں اور ان کے تعلیمی نصاب کے طور پر بھی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ملک کی جماعتی انتظامیہ کا اپنا کام ہے ان کے اپنے پروگرام ہیں۔ خدام کا اپنا کام ہے اور اپنے پروگرام ہیں۔ اسی طرح انصار اور لجنہ کے اپنے اپنے پروگرام ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے خدام کے مختلف عمروں کے لحاظ سے جو گروپس بنائے ہیں ان کے مطابق ان کے پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا بحیثیت ممبر جماعت آپ نیشنل صدر کے ماتحت ہیں اور بحیثیت ممبر خدام الاحمدیہ آپ براہ راست خلیفۃ المسیح کے تحت ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب کوئی جماعتی پروگرام ہو اور انہی دنوں میں خدام کا اپنا کوئی پروگرام ہو تو خدام کو اپنا پروگرام بدل دینا چاہئے اور دوسرے دنوں میں رکھ لینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ Joint پروگرام بن جاتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہے لیکن ہر پروگرام اکٹھا نہیں ہونا چاہئے۔ ذیلی تنظیموں کے اپنے انفرادی پروگرام ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے سارا جائزہ تیار کریں کہ کتنے خدام کو نماز سادہ اور باترجمہ آتی ہے اور قرآن کریم آتا ہے۔ اس جائزہ کے تیار ہونے کے بعد پھر آپ تربیت کر سکتے ہیں اور بہتر پروگرام بنا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بعض لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدی لڑکیاں بھی باہر شادی کر لیتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں نسل خراب ہوتی ہے۔ اس لئے شعبہ تربیت کو بہت زیادہ فعال ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ساری مصروفیات کے باوجود نمازیں تو پانچ پڑھنی ہی ہیں۔ فرمایا جو آدمی پانچ نمازیں پڑھنے والا ہو گا اس کی تربیت ہو جائے گی اور جو قرآن کریم کی تلاوت کرے گا اس کی بھی تربیت ہو جائے گی۔ اسی طرح جو آپ کے اجلاسات پر باقاعدہ آئے گا مسجد سے اس کا رابطہ ہو گا اس کی تربیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہینے میں قرآن کریم، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباس پر مشتمل ایک دو ورقہ شائع کر کے خدام کو دے دیا کریں۔ اس میں مختلف موضوعات پر تربیتی مضامین بھی شامل ہوں اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود کی کتب سے اقتباس منتخب کر لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو خادم پیچھے ہٹا ہوا ہے اور اس کا رابطہ نہیں ہے اس کے کسی دوست کے ذریعہ اس کو قریب لائیں۔ ضروری نہیں کہ عہدیدار ہی جائے اور اس سے رابطہ کرے۔ اصل غرض یہ ہونی چاہئے کہ وہ جماعتی نظام میں شامل ہو جائے اور مسجد سے اس کا رابطہ ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا: قربانی دیئے بغیر دنیا میں کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ قربانی کریں گے تو ترقی کریں گے اور آپ کو قربانی کرنی پڑے گی۔ پروگرام بنائیں اور کام کریں۔ عاملہ سر جوڑے اور حل نکالے کہ کس طرح کیا جائے۔ مسلسل رابطہ کرنا پڑے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا سے تعلق جوڑیں۔ نمازوں کی عادت ڈالیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا: جب تک ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری نہیں سنبھالے گا اکیلا صدر کچھ نہیں کر سکتا۔ حضرت مصلح موعود نے ذیلی تنظیمیں اس لئے بنائی تھیں تا کہ جماعت کا ہر طبقہ Active ہو سکے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فی کس چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ اپنا کوئی سسٹم بنائیں۔ جو خدام کماتے ہیں اور جو نہیں کماتے اور جو طالبعلم ہیں سب سے برابر ایک جیسا چندہ وصول کرتے ہیں یہ تو صحیح نہیں ہے۔ فرمایا جو خادم اپنی مجلس کا چندہ کسی وجہ سے کم دینا چاہتا ہے تو اس سے لے لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو جماعت کا سیکرٹری مال ہے وہ جماعتی چندہ وصول کرے گا۔ خدام کا چندہ مہتمم مال وصول کرے گا۔ ان کے لئے علیحدہ رسید بک جاری ہونی چاہئے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اپنی سکیم بنائیں اور عاملہ میں رکھیں اور منظوری لیں اور کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پمفلٹ تقسیم کرنا اور بک سٹال لگانا روایتی کام ہے۔ دعوت الی اللہ کے لئے مختلف قوموں کی پاکٹ میں وہاں جائیں۔ ٹیمیں بنائیں اور مختلف جگہوں پر جائیں اور رابطے کریں۔ ان کو لٹریچر دیں اور پھر Follow Up کریں۔ ریگولر جائیں اور مہینے میں دو تین مرتبہ جائیں۔ جب تک مسلسل رابطہ نہیں ہو گا۔ اس وقت تک Contact نہیں ہو گا۔ اس طرح سکیم بنا کر کام کریں اور مختلف قوموں کو ان کی زبان میں لٹریچر دیں اور اپنے پروگرام کو وسیع کریں۔

حضور انور نے فرمایا **تبلیغ** کے لئے مختلف مسائل پر مشتمل بروشر بنا لیں۔ دہریوں کو پہلے خدا کے بارہ میں بتائیں۔ وہ خدا کو مانیں گے تو پھر مذہب کو مانیں گے۔ یہ ساری چیزیں آپ کو محنت سے کرنی پڑیں گی۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعلیم و تربیت کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ لوگ اپنے بچوں کو سنبھال لیں تو آپ کی اگلی جنریشن آپ کے ہاتھ میں رہے گی۔ اطفال کو نماز، اس کا ترجمہ، قرآن کریم اور اس کا ترجمہ سکھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتابوں سے باتیں سکھائیں۔ آئندہ نسل پکی احمدی ہو گی تو رشتوں کے مسائل نہیں ہوں گے۔ دنیاداری کے پیچھے نہیں پڑیں گے۔ تربیت اس طرح کریں کہ نمازوں کے عادی بن جائیں۔

مہتمم اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کا رسالہ سال میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس میں اطفال کے لئے بھی ایک حصہ رکھ لیں۔ اطفال کی دلچسپی کی چیزیں ہونی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا رسالہ میں قرآن کریم کی آیت اور اس کی تشریح ہو، حدیث ہو، حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس ہو۔ خطبات جمعہ کا خلاصہ دے دیا کریں۔

مہتمم صحت جسمانی سے حضور انور نے خدام کے لئے کھیلوں کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ریگولر کھیلوں میں خدام ٹیبل ٹینس اور کرکٹ کھیلتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسی کھیلیں ہونی چاہئیں کہ مستقل سنٹر میں آنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

مہتمم خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ ہسپتالوں میں خون دینے کے لئے خدام کی ٹیم تیار کریں جو احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام سے رجسٹرڈ ہو۔ جب ان کو ضرورت پڑے آپ کو بلا لیں۔ بلڈ بینک ہوتے ہیں وہاں آپ کی رجسٹریشن ہو۔ اس طرح آپ کے رابطے بڑھیں گے اور تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی۔

حضور انور نے فرمایا Old People's Home ہیں وہاں جائیں۔ بوڑھوں اور مریضوں کا حال پوچھیں۔ ان کے لئے پھل وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ مریضوں سے اور بوڑھوں سے دو باتیں کر لیں تو یہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف قوموں کے غریب لوگ ہیں ان کی پاکٹس میں جائیں، ان کو دیکھیں۔ یہاں کے مقامی باشندوں مَوریوں (Mori) کے پاس جائیں ان کی بھی ضرورت کا جائزہ لیں اور مدد کریں۔ Remote ایریا میں جائیں، ان کی مدد کریں، جو بیمار ہوں ان کی مدد وغیرہ کریں۔ ادویات دیں، ہومیو پیتھک دوائی دی جا سکتی ہے۔

حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ **مہتمم امور طلباء** کا تقرر بھی کریں۔ احمدی طلباء کی فہرستیں تیار ہوں۔ احمدی طلباء آگے آئیں۔ آگے بڑھیں۔ یونیورسٹیوں میں جائیں اور مزید تعلیم حاصل کریں۔ پڑھائی چھوڑ نہ دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سوا گیارہ بجے ختم ہوئی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت خدام عاملہ کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

عاملہ خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد گیارہ بجکر بیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے لجنہ عاملہ کی سیکرٹریان سے باری باری ان کے شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں اور لائحہ عمل کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے تمام شعبوں کی کارکردگی کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ نیوزی لینڈ میں ہماری کل چار جماعتیں ہیں اور ان چاروں سے رابطہ ہے۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے جماعت کے مجموعی بجٹ اور پھر چندہ عام اور چندہ وصیت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فی کس آمدنی اور فی کس چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ ابھی آپ میں چندہ بڑھانے کی بہت گنجائش ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو شرح سے کم دیتے ہیں۔ ان کی فہرست بنا کر مجھے بھجوادیں اور مجھے بتادیں کہ یہ وجہ ہے جس کی بناء پر کم دیتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ اپنے چندہ کے حساب سے رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا جو بھی چندے ہیں تربیت کے لئے ضروری ہیں۔ یہ ٹیکس نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے نمازیں پڑھنے کا، عبادت کرنے کا اور مالی قربانی کا یہ تربیت کے لئے ضروری ہے۔ جب جماعت کو مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو اس کی تربیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے۔ جو رقوم بینک میں ہوتی ہیں اور سال بھر خرچ نہیں کرتے تو ان پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت میں یہ روح پیدا کریں کہ چندہ خدا کا حکم ہے اس لئے وصول کیا جاتا ہے۔ اگر تم کم دینا چاہتے ہو تو اپنی آمد سچ بتاؤ اور پھر اپنے حالات بتا کر کم دینے کی اجازت لے لو۔

سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ جماعت کا رسالہ نکلتا ہے۔ فرمایا ایک آدھ صفحہ اردو میں بھی رکھ لیا کریں۔

سیکرٹری صاحب وقف نو سے حضور انور نے واقفین نو کی تربیت کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو 15 سال سے اوپر ہیں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا شروع کردیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ مہینہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو آپ کے اجلاسوں میں نہیں آتے تو ان کے لئے آپ نے کیا کیا ہے۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا ہم گھروں کا وزٹ کرتے ہیں، توجہ دلاتے ہیں اور اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور حضور انور کے خطبات سنے جاتے ہیں۔ اس طرح بعض لوگ اجلاسات میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کا بھی جائزہ لیں۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں اور احمدی لڑکیاں بیٹھی رہتی ہیں۔ پھر احمدی لڑکیاں دوسروں سے شادی کر لیتی ہیں۔ ان کے اپنے ایمان میں دراڑیں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ جماعت سے دور ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا زیادہ میل جول درست نہیں۔ اس سے اپنی مرضی کے رشتے طے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس بات کا بھی جائزہ لیا کریں کہ ڈشیں تو لگ گئی ہیں کتنے لوگ اور فیملیز خطبات سنتے ہیں۔ اس کی رپورٹ آپ کو ہر ماہ آنی چاہئے کہ کتنوں نے خطبات سنے ہیں اور دوسرے پروگرام سنے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ جو بچے یونیورسٹیز اور سکولوں میں جا رہے ہیں۔ ان کا جائزہ تیار کیا ہوا ہے۔ ہائی سکول میں جانے والے بچوں کی کافی تعداد ہے۔

سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم نے TV پر وقت خریدا ہوا ہے۔ MTA سے پروگرام لے کر TV پر دکھائے جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا TV پر اشتہار دیں کہ جو پروگرام سنتے ہیں اور آپ سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس ایڈریس اور نمبرز پر آپ سے رابطہ قائم کریں۔ فرمایا جو آپ سے رابطہ قائم کرے تو پھر اس سے مستقبل رابطہ رکھیں۔ فرمایا آپ کا ہفتہ وار رابطہ قائم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گی جب تک آپ مستقل رابطہ نہیں رکھیں گے۔ ذاتی رابطوں کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا عربی پروگراموں کی خود ریکارڈنگ کر لیا کریں۔ ڈسک بنالیں اور آگے پھیلائیں۔ حضور انور نے فرمایا تربیت کے لئے بھی بعض ڈسکیں بنائی جاسکتی ہیں۔ کار میں چلتے چلتے سن لیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اس کا ترجمہ، اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہیں ان کی سیڈیز تیار کی جاسکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا پمفلٹس کی تقسیم اور بک سٹالز کے جو روایتی طریقے ہیں ان کے علاوہ ذاتی رابطے قائم کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن و وقف عارضی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم سکھانے کے لئے DVD تیار کر لیں تا کہ جن کو آتا ہے ان کی اصلاح ہو سکے اور جن کو نہیں آتا وہ سیکھ لیں۔

سیکرٹری صاحب امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صرف جھگڑے نپٹانا کام نہیں ہے۔ جو لوگ Job کے بغیر ہیں ان کے لئے Job تلاش کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا بھی امور عامہ کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح بعض لوگ نئے آنے والے ہیں ان کو یہاں ملازمتوں کے بارہ میں پتہ نہیں ہوتا۔ ان کے Employment کے اداروں سے رابطہ کروائیں۔ آپ کا اپنا بھی ان اداروں سے رابطہ ہو اور آپ کو انفارمیشن ہو وہ انفارمیشن آپ ان کو دے دیا کریں۔

سیکرٹری صاحب سمعی و بصری کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ڈاکومنٹری پروگرام تیار کر کے MTA کے لئے بھجوائیں۔ فرمایا آپ کے ہاں بہت خوبصورت علاقے ہیں برف پوش پہاڑ ہیں۔ خوبصورت جھیلیں ہیں۔ MEAT انڈسٹری ہے، Milk انڈسٹری ہے۔ ایسے آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ جہاں سے سارا سال لاوا نکلتا رہتا ہے۔ آپ کی طرف سے سال میں کم از کم دس پروگرام آنے چاہئیں۔ اگر آپ کرنا چاہیں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کتنے بے قاعدوں کو باقاعدہ کیا۔ فرمایا اپنی کوشش جاری رکھیں اور چندہ کا معیار بڑھائیں۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید، وقف جدید سے حضور انور نے دونوں چندوں اور بجٹ کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا چندہ وقف جدید میں بچوں کو بھی شامل کریں اور بچے اپنے ہاتھ سے چندہ دیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا بچے امتحانات میں اچھے نمبروں پر پاس ہوتے ہیں تو مساجد فنڈ میں چندہ دیا کریں۔

حضور انور نے **مجلس عاملہ کو ہدایت فرمائی** اب آپ یہاں اپنی مسجد بنائیں۔ حضور انور نے موری (Mori) قبیلہ کے ایک لیڈر جو ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے Reception کے دوران باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ حضور کو اپنے قبیلہ میں لے جانا چاہتے ہیں۔ حضور ہمارے قبیلہ میں آئیں اور پھر دیکھیں کہ ہم کس طرح حضور کا استقبال کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اب ان لوگوں سے بھی اپنا مستقل رابطہ رکھیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی یہ میٹنگ سوا ایک بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقیت میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضور انور کچھ دیر کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم محبوب احمد صاحب (حفاظت خاص۔ ربوہ) کے گھر تشریف لے گئے۔

پروفیسر کلیمنٹ کی قبر پر دعا

پروگرام کے مطابق ساڑھے تین بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ملک کے دارالحکومت Auckland کے بعض خوبصورت علاقوں کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ لیکن سب سے پہلے حضور انور قبرستان Pompallier تشریف لے گئے۔ جہاں پروفیسر Clement Lindley Wragge کی قبر ہے۔ پروفیسر Wragge کے بارہ میں گزشتہ رپورٹ میں ذکر گزر چکا ہے۔ مرحوم 1852ء میں پیدا ہوئے۔ مئی 1908ء میں قادیان میں اپنی اہلیہ اور بیٹے کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دوبارہ ملے اور بعض سوالات دریافت کئے جن کے حضرت مسیح موعودؑ نے تفصیلی جوابات دیئے۔ بعد میں یہ نیوزی لینڈ آ گئے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ساتھ ان کی خط و کتابت رہی اور انہوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی اور مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہے اور 10 دسمبر 1922ء کو وفات پائی۔

ان کی قبر Pompallier قبرستان کے ایک حصہ Anglican قبرستان کے بلاک B کے پلاٹ نمبر 47 میں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروفیسر مرحوم کی قبر پر دعا کی۔ احباب جماعت بھی حضور انور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔

Devon Port کی سیر

اس کے بعد یہاں سے ساڑھے چار بجے آگے روانگی ہوئی اور حضور انور آک لینڈ کے ایک خوبصورت علاقے Devon Port میں North Head نامی پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ اس پہاڑی کے نیچے مختلف سرنگیں ہیں جو جنگ کے زمانہ میں بنائی گئیں۔ اس پہاڑی پر سے سمندر کا اور سمندر کے اس حصہ کا جو آک لینڈ کے شہر کے اندر آ چکا ہوا ہے خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے۔ بعض بحری جہاز اور قطار در قطار مختلف کشتیاں اس راستہ سے آک لینڈ شہر میں داخل ہو رہی تھیں۔ حضور انور نے پہاڑی کے اوپر بنے ہوئے مختلف راستوں پر چہل قدمی فرمائی اور بعض خوبصورت مناظر کی تصاویر بنائیں۔

اس کے بعد یہاں سے سوا پانچ بجے آگے Mount Eden کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے سارے آک لینڈ شہر کا بہت ہی خوبصوت نظارہ نظر آتا ہے۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور مکمل شہر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ بہت ہی خوبصورت منظر تھا۔ اسی پہاڑ پر ایک گہری کھائی بھی ہے جو زلزلہ کی وجہ سے وجود میں آئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کی چوٹی پر کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا اور تصاویر بھی بنائیں اور از راہ شفقت قافلہ کے ممبران اور مقامی احباب کو بھی اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

یہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت المقیت تشریف لائے جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ایک فیملی نے شرف ملاقات حاصل کیا اور خاتون نے بیعت کی جس کے بعد حضور انور اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور تمام بچوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج نیوزی لینڈ میں قیام کا آخری دن تھا۔

8 مئی 2006ء بروز سوموار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت المقیت" (آک لینڈ) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی تھی۔ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور نیوزی لینڈ کے انٹرنیشنل ائرپورٹ، آک لینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل احباب جماعت، مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ائرپورٹ پر جمع ہو چکے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ اس موقع پر نیشنل پریذیڈنٹ جماعت نیوزی لینڈ اور امیر صاحب فجی نے (جو جلسہ میں شمولیت کے لئے نیوزی لینڈ پہنچے تھے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر جہاز پر سوار ہوئے نیوزی لینڈ کی پرواز NZ99 پونے نو بجے صبح آک لینڈ سے جاپان کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئی۔

جاپان میں ورود مسعود

آک لینڈ (نیوزی لینڈ) سے روانگی کے بعد ایئر نیوزی لینڈ کی پرواز NZ99 قریباً گیارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جاپان کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے سہ پہر جہاز جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو کی انٹرنیشنل ائرپورٹ Narita (ٹوکیو) پر اترا۔

ٹوکیو ائرپورٹ پر حضور انور کا استقبال

امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر جماعت جاپان، مبلغین سلسلہ جاپان اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور بچیوں نے پھول پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں استقبال کے لئے احباب جمع تھے سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

ٹوکیو (Tokyo) میں جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کے ممبران کی رہائش کا انتظام ٹوکیو سے باہر ملحقہ شہر Chiba میں Hilton Hotel میں کیا تھا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر پہنچے۔

Chiba ٹوکیو سے ملحقہ ایک شہر ہے اس شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا ایک حصہ سمندر کو بھر کر آباد کیا گیا ہے۔ بڑا خوبصورت شہر ہے۔ Hilton Hotel سمندر کے کنارے پر واقع ہے اور ہوٹل کا یہ سارا علاقہ پہلے سمندر تھا لیکن اب سمندر کو پیچھے دھکیل کر اس علاقہ کو زمین میں تبدیل کر کے آباد کیا جاچکا ہے۔

ناگویا روانگی سے قبل یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو روزہ قیام کے دوران نمازوں کی ادائیگی اور دیگر پروگراموں کے لئے جماعت نے ہوٹل سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک کمیونٹی سنٹر حاصل کیا تھا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سنٹر میں تشریف لے گئے جہاں مستورات نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

جاپان کا ملک

ملک جاپان چار بڑے جزیروں Hokfaido، Honshio، Shikoko اور Kyshu اور دوسرے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ جاپان کی کل لمبائی 2360 میل ہے اور اس کا رقبہ تین لاکھ ستر ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ جاپان کو پہاڑوں کی سرزمین بھی کہا جاسکتا ہے۔ جاپان کی سرزمین کا تقریباً 67 فیصد پہاڑی علاقہ ہے اور صرف 33 فیصد ہموار زمین ہے۔ چونکہ بے شمار پہاڑیوں نے رہائشی جگہ کو محدود کر رکھا ہے اس لئے ہموار زمین پر اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے جاپان دنیا کا گنجان ترین ملک ہے۔ دارالحکومت ٹوکیو کی آبادی سب سے زیادہ یعنی 11.8 ملین ہے۔ جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں اس وجہ سے جاپان آتش فشاں اور زلزلوں کی زمین کہلاتا ہے۔

جاپان میں احمدیت

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعودؓ کے دور مبارک میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب پہلے مبلغ سلسلہ کی حیثیت میں 4 ؍جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور 10 ؍جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مبلغ کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ جاپان پہنچے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپان میں ٹوکیو اور ناگویا شہروں میں جماعتیں قائم ہیں اور دونوں جگہ جماعت کے مشن ہاؤسز موجود ہیں بعض جاپانی احباب اور خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو اللہ کے فضل سے دن بدن اپنے ایمان میں مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے جارہے ہیں۔

9 ؍مئی 2006ء بروز منگل:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیام گاہ سے کمیونٹی سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ، ہوٹل تشریف لے آئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور کمیونٹی سنٹر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت ٹوکیو کی 25 فیملیز کے 83 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور امریکہ سے آئے ہوئے احباب بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے کمیونٹی سنٹر کے ایک ہال میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ ہوٹل سے باہر تشریف لائے آج جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ہوٹل ٹوکیو شہر کے وسط میں ہے۔ چار بجے اپنی رہائش گاہ ہلٹن ہوٹل Chiba سے روانہ ہو کر پانچ بجے ہلٹن ہوٹل ٹوکیو پہنچے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ کی ملاقات

یہاں تقریب کے آغاز سے قبل ایک ممبر پارلیمنٹ Aichi Kazuo نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ گزشتہ 24 سال سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور کا جاپان تشریف لانا ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے۔ اسلام کے بارہ میں ہمارا علم بالکل نہیں ہے۔ ہمارے پارلیمنٹیرین اسلام کے بارہ میں نہیں جانتے۔

حضور انور نے فرمایا آج کی Reception میں، میں نے اسلامی تعلیم، امن کے پیغام پر ہی تقریر کرنی ہے۔ اس سے آپ کو کافی معلومات مل جائیں گی۔ حضور انور نے فرمایا اس میں ہمارا بھی قصور ہے کہ جو احمدی یہاں رہتے ہیں انہوں نے آپ لوگوں کو اسلام کے بارہ میں نہیں بتایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت جو دنیا کی صورت حال ہے اگر یہی رہی تو پھر دنیا میں بڑی تباہی آنی ہے۔ آپ اس کو روکنے میں کردار ادا کریں۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم پر ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو روکنے کی کوشش کریں۔ مختلف امور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ممبر پارلیمنٹ سے گفتگو جاری رہی۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مَیں بہت شکرگزار ہوں کہ تقریر سے پہلے تشریف لا کر آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں جو جاپان کے چند ایک لوگ شامل ہو رہے ہیں وہ آپ کی بات سمجھ جائیں جو آپ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ سمجھ جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں فساد کی بڑی وجہ یہ ہے کہ برداشت نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم پرامن تعلیم ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جتنے بھی پیغمبر دنیا میں آئے ہیں ہر ایک نبی پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ اسلام سب انبیاء کی عزت قائم کرنے والا ہے اور سب کو مانتا ہے۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مَیں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت نے یہاں خدمت کی ہے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت نے جاپان میں زلزلوں کے موقع پر ہماری مدد کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو ہر جگہ مدد کرتے ہیں۔ ہمارا کام ہی بنی نوع انسان کی ہمدردی ہے۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں زلازل اور دوسرے آفات ومصائب کے موقع پر جماعت کی مدد کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ ہمارا سلوگن ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ مَیں آپ کی اتنی گہری اور پیاری گفتگو کا شکرگزار ہوں۔ آخر پر ممبر پارلیمنٹ نے ایک بار پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ ممبر پارلیمنٹ کی یہ ملاقات پانچ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

کروشیا (Croatia) کے سفیر کی ملاقات

اس کے بعد ملک Croatia کے ایمبیسیڈر H.E.Drago حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: جب تک معاشرہ میں اور حکومتوں کی سطح پر رواداری اور بھائی چارہ نہ ہو تو امن قائم نہیں ہوسکتا۔ برداشت کا مادہ ہونا چاہئے اور ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہونا چاہئے۔ انصاف ہونا چاہئے اور ہر کسی کو اس کا حق ملنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بچوں کے ہاتھ میں گن دے رہے ہیں اور ایسی فلمیں بچے دیکھتے ہیں جو شدت پسندی سکھاتی ہیں تو پھر معاشرہ میں خرابی پیدا ہوگی۔ اس لئے شروع سے ہی معاشرہ کو سدھارنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو موجودہ حالات ہیں دنیا کے اور جس طرح مزید تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اس سے تو تیسری جنگ عظیم کا خطرہ ہے۔ اس پر مہمان موصوف نے کہا کہ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے جدھر ہم جارہے ہیں وہ راستہ تیسری بڑی جنگ کی طرف ہی جارہا ہے۔ لیکن امن کس طرح قائم ہو جبکہ Might is Right والا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس دنیا میں اگر زندہ رہنا ہے تو پھر اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا ہوگا اپنے دل کو کھولیں اور ایک دوسرے سے محبت کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب کو اپنی اصل تعلیم کی طرف لوٹنا چاہئے۔ کسی نبی نے، اور کسی مذہب نے یہ تعلیم نہیں دی کہ بچوں کو مارو، عورتوں کو مارو، گھروں اور آبادیوں پر بم مارو Suicide اٹیک کرو اور ہر طرف تباہی وبربادی پھیلاؤ۔ فرمایا کسی نبی نے یہ تعلیم نہیں دی۔ کم ازکم اپنی ہی تعلیم پر عمل کریں جو ان کے مذہب کے بانی نے ان کو بتائی ہے تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

اس پر ایمبیسیڈر موصوف نے کہا کہ یہ تو بڑا مشکل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم اس بارہ میں مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور اسلام کی حسین اور پرامن تعلیم کا پیغام ہر کسی کو پہنچا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک دن ہم ان کے دل جیتیں گے۔ اگرچہ یہ لمبا پراسس ہے لیکن ضرور ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ایک خدا ہے اور تمام انبیاء کی تعلیم اس خدا کی طرف سے ہے وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ تو ہر ایک شخص

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مرحبا اے مرشدی اے مہر تاباں مرحبا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے دورۂ جاپان کے مبارک موقع پر جماعت احمدیہ جاپان کے جذبات کی ترجمانی میں بطور خاص تحریر کردہ استقبالیہ گیت

امیرالمومنیں اے نور یزداں مرحبا
وارثِ تختِ مسیحا رشکِ خوباں مرحبا
مرحبا خوش آمدید اَھْلاً وَّ سَھْلاً مَرحبا

لوگ کہتے تھے ابھرتا ہے یہاں سے آفتاب
ہم نے سچ مانا اسے جب آپ کو دیکھا جناب
مرحبا اے مرشدی اے مہر تاباں مرحبا
مرحبا خوش آمدید اَھْلاً وَّ سَھْلاً مَرحبا

نسل آدم رسم آزر کی پجاری کیوں رہے؟
ظلمت شرک و ریا کی سنگ باری کیوں رہے؟
اے غم توحید کی صبح نگاراں مرحبا
مرحبا خوش آمدید اَھْلاً وَّ سَھْلاً مَرحبا

قریۂ عُشّاق میں جشنِ مسرّت ہے بپا
مست و شاداں ہیں جزائر دل یہ دیتے ہیں صدا
مرحبا اے سیّدی اے موسم جاں مرحبا
مرحبا خوش آمدید اَھْلاً وَّ سَھْلاً مَرحبا
اے امیرالمومنیں اے نور یزداں مرحبا
وارث تخت مسیحا رشک خوباں مرحبا

(جمیل الرحمن۔ ہالینڈ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں۔

جو نظام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں نظام خلافت کے قائم کرنے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

امراء اور مرکزی عہدیداران اگر چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔

ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

مربّیان کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے کہ جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ مورخہ 09/جون 2006ء(09/احسان 1385ہجری شمسی) بمقام مئی مارکیٹ- منہایم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ-فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ-ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾

(سورۃ النساء آیت:60)

جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃ ہونی ہے اور وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ:" خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں"۔(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 309)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس دائمی قدرت کے ساتھ وابستہ رہنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے، اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو۔ بہت سارے مقام آسکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہوسکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کر دو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفۂ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔ پھر خلیفۂ وقت جانے اور اس کا کام جانے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمّہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ، خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرما دے گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفۂ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کئے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رُسوا ہونے سے بچانے کے لئے برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچالیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ..........﴾(سورۃ النساء آیت:60) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکّام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ یعنی تمہارا کام اطاعت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پوری پیروی کرو۔ پہلے اپنے آپ کو دیکھو کہ تم اللہ کے حکموں کی پیروی کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شریعت کے جو احکامات اتارے ہیں، پہلے تو ان کا فہم و ادراک حاصل کرو، کیا وہ تمہیں حاصل ہوگیا ہے۔ اور جب مکمل طور پر حاصل ہوگیا ہے تو پھر اُن احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ اور جب ایک شخص خود اس پر عمل کرنے لگ جائے گا اور اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کر رہا ہوگا تو پھر وہ شاید اپنے خیال میں یہ کہنے کے قابل ہوسکتا ہے کہ ہاں اب مَیں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی، یہ آیت ہمیں کچھ اور بھی کہتی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم علمی اور عملی لحاظ سے احکام شریعت کے بہت پابند ہیں اور علم رکھنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو غیب کا علم بھی رکھتا ہے اور حاضر کا علم بھی رکھتا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے اس کو پتہ تھا کہ اگر صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کہہ دیا تو کئی نام نہاد علماء اور بزعم خویش سنت رسولؐ پر

چلنے والے پیدا ہوں گے اور جو جماعت کی برکت ہے وہ نہیں رہے گی اور ہر ایک نے اپنی ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہوگی اور اپنے محدود علم کو ہی انتہا سمجھیں گے اور آج ہم مسلمانوں میں دیکھتے ہیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ لیکن یہ جو زعم ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کر رہے ہیں، اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے یہ کہلوا کر ختم کر دیا کہ مسیح موعود کے آنے کے بعد اس کو ماننا ضروری ہے اور پھر اس کے بعد جو خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّة قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کر لی۔ اور پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت میں یکرنگی پیدا کرنے کے لئے اور اس نظام کی حفاظت کے لئے یہ بھی فرما دیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ صرف مسیح موعودؑ کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعودؑ کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم ہونے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ ولسلام کو اپنے وعدے کے مطابق علوم ظاہری و باطنی سے پُر، ذہین اور فہیم، ایسا موعود بیٹا عطا فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے ہم میں چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور پھر مرکزی سطح پر ایک ایسا جماعتی ڈھانچہ بنا کر دے دیا جس میں نہ صرف جماعت کے انتظامی معاملات بلکہ تربیتی، تبلیغی، تعلیمی، تمام قسم کے معاملات جو ہیں، سب کا ایک اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ پھر جماعت کے ہر طبقے کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کے لئے، ہر طبقے کے ہر شخص کو جماعتی معاملات میں شامل کرنے اور اس کو اس کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ذیلی تنظیموں، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات، انصار کا قیام فرمایا۔ آج یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر وہ شخص، ہر وہ بچہ اور جوان اور عورت جس کا اپنی تنظیموں سے ابتدائی عمر سے رابطہ ہے وہ ان تنظیموں میں شمولیت کی وجہ سے جماعتی ڈھانچے اور اطاعت کے مضمون کو سمجھتے ہیں۔ ان تنظیموں میں ابتداء سے حصہ لینے والے کو علم ہے کہ ان کی حدود کیا ہیں، اس کی ذیلی تنظیموں کی حدود کیا ہیں جماعتی نظام کی اہمیت کیا ہے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کس طرح کرنی ہے۔ لیکن بعض دفعہ دنیا داری کی وجہ سے اپنی اہمیت اور انا کی وجہ سے بعض لوگوں کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے اور باوجود اس اہمیت کا علم ہونے کے کہ اطاعت میں کتنی برکت ہے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے اگر جماعتی نظام متاثر نہ بھی ہو تو پھر بھی بعض کمزور ایمان والوں یا نئے آنے والوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی کمیشن کسی بارے میں قائم ہوا ہے کہ تحقیق کر کے بتائیں، بعض لوگوں کے بعض معاملات کی رپورٹ دیں یا بعض دفعہ کوئی معاملہ خلیفہ وقت کی طرف سے بھجوایا جاتا ہے کہ اس بارے میں جائزہ اور رپورٹ دیں تو تحقیق کرنے کے بعد یا جائزہ لینے کے بعد جو رپورٹ بھجوائی جاتی ہے اگر خلیفۂ وقت اس کے مطابق کوئی فیصلہ نہ کرے تو اور کچھ نہیں کہہ سکتے تو جماعت میں یا کم از کم اس طبقے میں یہ بات کہہ کر بے چینی پیدا کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو یوں لکھا تھا پتہ نہیں نیشنل امیر نے یا مرکزی عاملہ نے رپورٹ بدل کر بھیج دی ہے یا خلیفۂ وقت نے اس کے الٹ فیصلہ دیا ہے۔ بہرحال ہم نے تو یہ رپورٹ نہیں دی تھی۔ تو یہ ایسی بات ہے جو یقیناً جماعت میں فتنے کا باعث بن سکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ اگر کسی سطح پر آپ لوگوں کو خدمت کا موقع دیا گیا ہے تو اس کو فضل الٰہی سمجھیں اور اُن حدود کے اندر ہی رہیں جو مقرر کی گئی ہیں اور اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ بعض لوگ بیوقوفی اور کم علمی کی وجہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں، بعض اپنی انا کی وجہ سے۔ اور مختلف ملکوں میں ایسے معاملات اکّا دکّا اٹھتے رہتے ہیں اور توجہ دلانے پر پھر احساس بھی ہو جاتا ہے اور معافی بھی مانگتے ہیں۔

لیکن آج مَیں خطبے میں اس بات کا ذکر اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ یہ سب کو بتا دوں کہ جو فتنے کے لئے یہ باتیں کرتے ہیں ان کے علم میں آ جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی میچور (Mature) ہو چکی ہے۔ اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا موقع دے دیا ہے وہ بھی اپنی نظر اور سوچ کو اپنی ذات کے محور سے نکالیں۔ پھر بعض لوگ اپنی رائے اور عقل کو سب سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی اس خول سے نکلیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عقل رکھنے والے بھی بہت ہیں۔ علم رکھنے والے بھی بہت ہیں، تقویٰ پر چلنے والے بھی بہت ہیں، تعلق باللہ والے بھی ہیں، اس لئے ہر خدمت گزار جس کو کسی بھی سطح پر خدمت کا موقع ملتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اس خدمت کی برکات سے فیض اٹھائیں ورنہ اگر کوئی بھی عہدیدار کسی بھی سطح پر کھلے دل سے اور بغیر کوئی خیال دل میں لائے خلیفۂ وقت کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے عہدے کی حدود میں اس سے نیچے کام کرنے والے بھی اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اور کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدمت کو اللہ کا فضل سمجھیں، ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہاں تک پردہ پوشی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے جب تک کہ ان کی خدمت جماعت کے مفاد میں رہے۔

یہاں مَیں خطبہ دے رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ صرف یہاں نہیں بلکہ بعض دوسرے ملکوں میں بھی بعض عہدیدار اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنے تکبر اور انانیت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اپنے خول سے باہر آنا چاہئے۔ کیونکہ یہی عادت بن چکی ہے کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہو، لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی مخاطب ہیں۔ بلکہ جہاں جہاں بھی یہ بیماریاں یا برائیاں ہیں اور ہر جگہ کے وہ لوگ، لوگوں کے خطوط کے ذریعہ سے میرے علم میں آتے رہتے ہیں، ہر اس جگہ پر جہاں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے ذہنوں میں خنّاس سمایا ہوا ہے ان کو اس سے باہر نکلنا چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔

دوسرے نیشنل امراء سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں تو تلاش کر کے تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کیا کریں۔ یا اگر میرے پاس کسی کمیشن کے بنانے کی تجویز دی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے نام آیا کریں جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ کسی بھی فریق سے ان کا کسی بھی قسم کا تعلق نہ ہو۔ اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے کیونکہ ایک احمدی کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور اس یقین پر قائم ہے کہ اب یہ سلسلۂ خلافت چلنا ہے انشاء اللہ اور جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ دائمی اور ہمیشہ رہنے والا سلسلہ ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان میں ترقی کرنے والے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں گے، تو احمدی کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد سب سے زیادہ اطاعت اولوالامر کے طور پر خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔ پھر مرتبے کے لحاظ سے ہر سطح پر جماعتی نظام کا ہر عہدیدار قابل اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نظام اور اولوالامر کی اطاعت یہ معیار بنے گی تمہارے ایمان کی حالت کی اور اس بات کی کہ حقیقت میں تم یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اس یقین پر قائم ہو کہ مرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں یہ سوال بھی ہونا ہے کہ تم نے اپنی بیعت کے بعد اپنی اطاعت کے معیار کو کس حد تک بڑھایا ہے۔ وہاں غلط بیانی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ جسم کے ہر عضو نے گواہی دینی ہے اور اس دن کسی کا کوئی عضو بھی اس کے اپنے کنٹرول میں نہیں ہوگا اس کی اپنی بات نہیں مانے گا بلکہ وہی کہے گا جو حق ہے، حقیقت ہے اور سچ ہے۔ پس اگر آخرت پر یقین ہے اور بہتر انجام چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولوالامر کے ہر حکم کو بھی مانو۔ اس کی کسی بات کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیسے ہی حالات ہوں اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس سے دنیاوی حاکم بھی مراد ہیں۔ ان کی اطاعت کرنا بھی فرض ہے اور سوائے اس کے کہ وہ کوئی غیر شرعی حکم دیں تم نے اطاعت کرنی ہے۔ تو یہ عمومی حکم ہر ایک کے لئے ہے۔ عہدیداروں کے لئے بھی ہے اور عام احمدی کے لئے بھی ہے۔ بلکہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹنے کا حکم اس لئے ہے کہ اگر کوئی دنیاوی حاکم کوئی ایسا حکم دے جو غیر شرعی ہو تو اللہ اور رسول سے رہنمائی لو، قرآن اور سنت سے رہنمائی لو۔ جماعتی نظام میں تو تمہیں یہ حکم نہیں ملنا جو خلاف شریعت ہو۔ نہ خلیفۂ وقت کی طرف سے شریعت کے خلاف کوئی حکم دیا جائے گا۔

دنیاوی حاکموں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو، بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

مومن کے لئے خداتعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 19 مورخہ 24/ مئی 1901ء صفحہ 9)

تو ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہئے کہ حکم عمومی طور پر ہر ایک کے لئے ہے۔ اس نے تو بہرحال اپنے نظام اور جو بھی عہدیدار ہے اس کی اطاعت کرنی ہے کیونکہ وہ خلیفۂ وقت کا قائم کردہ نظام ہے۔ لیکن عہدیداروں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ انہوں نے اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: '' اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے''۔

اپنی جو نفسانی خواہشات، انائیں، جھوٹی عزتیں ہیں ان کو اطاعت کے لئے ذبح کرنا پڑتا ہے۔ ہر سطح پر ہر احمدی کو ایک عام احمدی سے لے کر (عام تو نہیں بلکہ ہر احمدی خاص ہے کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، عام سے میری مراد یہ ہے کہ ایک احمدی جو عہدیدار نہیں ہے، اس سے لے کر) بڑی سے بڑی سطح کے عہدیدار تک، ہر ایک کو اپنی نفس کی خواہشات کو کچلنا ہوگا۔ اور وہ اسی وقت پتہ لگتا ہے جب اپنے خلاف کوئی بات ہو۔ جہاں تک دوسروں کے معاملات آتے ہیں، ہر ایک بڑھ بڑھ کر اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہیاں دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں اپنا معاملہ آ جائے یا اپنے بچوں کا معاملہ آ جائے وہاں جھوٹ کو بنیاد بنا لیا جاتا ہے۔

فرمایا کہ: '' اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی''۔ اگر یہ نفس کو ذبح نہیں کرتے تو اس کے بغیر اطاعت ہی نہیں کرتے '' اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے''۔ بڑے بڑے جو دعویٰ کرنے والے ہیں کہ ہم عبادت کرنے والے ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور اللہ کو ایک جاننے والے ہیں اور اس کا تقویٰ ہمارے دل میں ہے، خوف ہے۔ جب اپنے معاملے آتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تو پھر یہ سب چیزیں نکل جاتی ہیں۔ پھر نفس بت بن کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس دیکھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ اپنے نفس کی اَنا کو دبانا بہت مشکل ہے۔

پس اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو صرف زبانی نعروں سے یہ رضا حاصل نہیں ہوگی کہ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ امام الزمان، اس کے خلیفہ اور اس کے نظام کے آگے یوں سر ڈالنا ہوگا کہ انانیت کی ذرا سی بھی ملونی نظر نہ آئے، کچھ بھی رمق باقی نہ رہے۔ ورنہ تو یہ انانیت کے بُت اس نظام کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے بلکہ پھر یہ خلیفہ وقت کے مقابلے پہ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے بھی اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی شخص جو یہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ مَیں سب سے بڑا موحّد ہوں، خدا کی عبادت کرنے والا ہوں، شرک کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے والا ہو۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے نفس کی خواہشات اور اناؤں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور وہ نمونے قائم کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: '' یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے''۔ فرمایا کہ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اب اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت ہے اور اولوالامر میں نظام جماعت کا ہر شخص شامل ہے۔ ایک احمدی بھی جو عہدیدار نہیں ہے اور وہ بھی جو عہدیدار ہے۔ ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

فرمایا کہ: '' اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے''۔ یہی ایک راز ہے، یہی اصل بات ہے اور یہی جڑ ہے کہ '' اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10/ فروری 1901ء)

پس یہ اطاعت کے معیار ہیں جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی سے توحید کا قیام ہونا ہے۔ پس اس کے لئے ہر احمدی کو، ہر مرد کو، ہر عہدیدار کو، ہر ممبر جماعت کو، ہر مربی اور مبلغ کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کا جو کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا ہے اس کو ہم آگے سے آگے لے جاسکیں۔ انشاء اللہ۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے پہلے اس کے لئے عہدیدار یا کوئی بھی شخص جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔ اور جب یہ مقام حاصل ہوگا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہئے۔

پس جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول و فعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول و فعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی مجالس میں اس طریق پر اپنی متعلقہ تنظیموں کے ممبران کی تربیت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے۔ اور جب اطفال اور ناصرات کے لیول سے یہ تربیتی اُٹھان ہو رہی ہوگی تو بہت سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل جو اس معاشرے میں پیدا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو رہے ہوں گے۔ ہمارے بچے معاشرے کے غلط اثرات سے بچ رہے ہوں گے۔ اس وجہ سے گھروں کا امن اور سکون پہلے سے بڑھ کر قائم ہو رہا ہوگا۔ پس اس اطاعت کے معیار کو بڑھانے کے لئے ہر سطح پر کوشش کریں، ہر سطح پر، ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔

یہاں مَیں مربیان، مبلغین کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جہاں جہاں بھی وہ ہیں اپنے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہوئے امراء کی اطاعت کے نمونے دکھائیں اور اگر امیر میں یا عہدیدار میں کوئی ایسی بات دیکھیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہو تو عہدیداران کو اور امیر کو علیحدگی میں توجہ دلائیں۔ حدیث میں یہی آیا ہے کہ اگر کسی امیر میں گناہ دیکھو تو تب بھی تم اس کی اطاعت کرو۔ توجہ دلاؤ اور اس کے لئے دعا کرو، اور اگر وہ عہدیدار اور امیر پھر بھی اپنی بات پر زور دیں اور آپ یہ سمجھتے ہوں کہ جماعتی مفاد متاثر ہو رہا ہے تو پھر خلیفۂ وقت کو اطلاع کر دیں لیکن یہ تاثر کبھی بھی جماعت میں نہیں پھیلنا چاہئے کہ مربی اور امیر کی آپس میں صحیح انڈرسٹینڈنگ (Understanding) نہیں ہے یا آپس میں تعاون نہیں ہے۔

دوسرے یہ بھی مربیان کو خیال رکھنا چاہئے کہ مربی کے لئے کبھی بھی جماعت کے کسی فرد کے ذہن میں یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ فلاں مربی یا مبلغ کے فلاں شخص سے بڑے قریبی تعلقات ہیں اور اگر کوئی معاملہ اس کے سامنے پیش کیا جائے تو فلاں مربی یا مبلغ یا واقف زندگی اس کی ناجائز طرفداری کرے گا۔ مربی، مبلغ یا کسی بھی مرکزی عہدیدار کا یہ کام ہے کہ اپنے آپ کو ہر مصلحت سے بالا رکھ کر، ہر تعلق کو پس پشت ڈال کر جماعتی مفاد کے لئے کام کرنا ہے اور جماعت کے افراد کے لئے عمومی طور پر بھی اور بعض معاملات اٹھنے پر خاص طور پر بھی، ایسا رویہ رکھیں اور تربیت کریں کہ فریقین ہمیشہ اطاعت کے دائرے میں رہیں۔ یہ مربیان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کر دیں۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دینی علم سے بھی نوازا ہوا ہے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں۔ جماعت میں جماعت کی روح پیدا کرنے کے لئے بنیادی چیز ہی یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد میں اطاعت کا جذبہ اور روح پیدا کر دیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے جو آیت تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطاعت کرنے والوں کا ہی انجام اچھا ہے۔ بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ انجام بخیر ہو، تو انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بہت اہم راستہ ہمیں دکھا دیا ہے کہ اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو اور اپنے اوپر یہ لازم کر لو تو اللہ تم پر رحم فرماتے ہوئے پھر تمہارا انجام بخیر کرے گا۔

اس بارہ میں کہ کس حد تک ہمیں اطاعت کرنی چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت، میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میرے امیر کی نافرمانی میری

نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خداتعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ تو اس حد تک اطاعت کا حکم ہے۔ اس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کیونکہ یہی ہماری بنیاد ہے، یہی ہماری اساس ہے اور اس کے بغیر جماعت کا تصور ہی نہیں ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران:133) کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ رحم کئے جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کے لئے اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہوگی۔ وہ اطاعت جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے حدیث میں آتا ہے کہ امیر کی اطاعت کرو گے تو میری اطاعت کرو گے اور میری اطاعت کرو گے تو خدا کی اطاعت کرو گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اطاعت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسان کام نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت کے دائرے میں ہی ایک احمدی نے رہنا ہے۔ بہت سی باتیں عہدیداران یا امراء کی طرف سے ایسی ہوتی ہیں جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔ لیکن جماعت کے وقار اور اپنی عاقبت کے لئے ان کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس صبر کا ثواب بھی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(بخاری کتاب الأحکام باب السمع والطاعة الامام ما لم تکن معصیة)

پس اس جاہلیت کی موت سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جہالت سے بچاتے ہوئے ہدایت پر قائم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہئے اور خداتعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو۔ اب خداتعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپؑ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ کے آگے جھکو اور اس سے دعا مانگو، اس سے توفیق طلب کرو کہ وہ اس انانیت کو ختم کرے اور صحیح اطاعت کی روح پیدا کرے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی‘‘۔ (الحکم جلد 5 نمبر5 مورخہ 10/فروری 1901ء)

اور صحابہ کی اطاعت کا کیا حال تھا۔ اس کی ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بہت دفعہ سن چکے ہیں۔ وہ نظارہ اپنے سامنے رکھیں جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو کچھ صحابہ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب اعلان کرنے والے نے اعلان کیا تو ایک صحابی اٹھے اور ایک سوٹی لے کر شراب کے مٹکوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ کسی نے کہا جا کے پتہ تو کرلو کہ اصل میں حکم کیا ہے، واضح ہے بھی یا نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی ہے کہ نہیں۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، جو سُن لیا پہلے اس پر عمل کرو۔ یہی اطاعت ہے۔ اس کے بعد پتہ کرلینا کہ کیا اصل حکم تھا۔ تو یہ جذبہ ہے جو ہر ایک کو پیدا کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ ہمیں علیحدہ طور پر کچھ کہیں گے تو تب ہم عمل کریں گے ورنہ نہیں۔

عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟۔ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر کوئی کنفیوژن ہے تو بعد میں اس کی وضاحت لی جاسکتی ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے اطاعت کے معیار ایسے بلند کرے اور اس تعلیم پر چلنے کی پوری کوشش کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ جوں جوں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں۔ لیکن بہت سے نئے آنے والے کم تربیت کی وجہ سے بعض نئی باتیں لے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے پرانے احمدی، معاشرے کے زیر اثر آرہے ہیں اور جو بنیادی حکم ہے اس کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے استغفار کا حکم ہے اور استغفار ہر ایک کو بہت زیادہ کرنی چاہئے۔ استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہی اللہ کا حکم ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ترقی کے دنوں میں تم استغفار بہت کرو۔ کیونکہ یہ استغفار ایمانوں کو بھی مضبوط کرتی رہے گی اور اطاعت کے معیار بھی بڑھاتی رہے گی اور اس سے برائیاں دور ہوں گی۔ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے اندر نہ کسی خاندان کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی کلچر کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی ملک کا باشندہ ہونے کی چھاپ نظر آئے۔ اگر کوئی چھاپ نظر آئے تو اس اسوہ حسنہ کی چھاپ نظر آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور ہمارے سامنے ہے اور جسے نکھار کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے توحید کے لئے صحابہ کی سی وحدت اپنے اندر پیدا کریں اور ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اطاعت کے معیار دکھانے کی کوشش کرے۔ یہی چیز ہے جو جماعت کا وقار بلند کرنے والی ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث بننے والی ہے اور انشاء اللہ بنے گی۔

اللہ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ جماعت کے وقار اور تقدس کی خاطر اپنی اناؤں کو ختم کرتے ہوئے اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو، نہ کہ اپنے آپ کو جماعت سے کاٹ کر جاہلیت کی موت مرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہر ایک پہ اپنا فضل فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا (Liberia) کے چوتھے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ۔ مبلغ سلسلہ لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو 25-26 مارچ 2006ء بروز ہفتہ، اتوار اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کے لئے منرویا (Manrovia) سے باہر Leahyan Town کو منتخب کیا گیا۔ یہاں کے خدام نے اجتماع سے قبل وقار عمل کے ذریعہ بانس کا بہت بڑا ہال تیار کیا اور اس کو پھولوں وغیرہ سے خوب سجایا۔ مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس حلقہ کی کئی مجالس کا دورہ کر کے خدام کو اجتماع کی اہمیت اور شمولیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔

پہلا دن 25/مارچ 2006ء بروز ہفتہ

اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعدازاں مختلف موضوعات پر لوکل و مرکزی مبلغین نے تقاریر کیں جن میں احمدیت کیا ہے؟، اسلام احمدیت میں مالی قربانی کی اہمیت، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

اجتماع میں خدام کی دلچسپی کو مزید بڑھانے کے لئے علمی و تربیتی تقاریر کے علاوہ کھیلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ بعداز نماز عصر Boumi County اور MonstradsCounty کے درمیان دوستانہ فٹبال میچ ہوا جو ایک ایک گول سے برابر رہا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد رات گئے تک مجلس سوال وجواب ہوتی رہی۔ خدام نے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں سوالات کئے۔

دوسرا دن۔ 26/مارچ 2006ء بروز اتوار

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعداز نماز فجر درس قرآن و حدیث ہوا۔ اور اس کے بعد وقفہ برائے ناشتہ ہوا۔ ناشتہ کے بعد Indoor Games ہوئیں جس میں خدام نے بڑی دلچسپی سے حصّہ لیا۔

اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد نماز کی اہمیت، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

آج منرویا سے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور خدام سے خطاب بھی فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنی ذمہ داریاں کما حقّہ ادا کرنے اور صحیح اور سچے خادم بننے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب کے ہمراہ احمدیہ مسلم کلینک منرویا کے ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب بھی تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں خدام کی کوششوں کو سراہا۔ مکرم امیر صاحب نے جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔ اس اجتماع میں پندرہ ٹاؤنز کے 125 افراد نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا فرمائے اور مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 4

دیکھے کہ جو میں پلان کر رہا ہوں، جو کرنے والا ہوں کیا یہ خدا کے احکام کے مطابق ہے؟ تب امن قائم ہوسکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

سفیر صاحب نے کہا ہم اپنے ہاتھوں سے ان شاخوں کو کاٹ رہے ہیں جن پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ صرف روحانی لیڈران امور کو سمجھتے ہیں۔ پولیٹیکل لیڈر کرپٹ ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تو بار بار متنبہ کر رہا ہے، وارننگ دے رہا ہے، سونامی زلزلے، Hurricane اور دوسری آفات ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنا چہرہ دکھا رہا ہے۔ ان واقعات سے تنبیہ حاصل کرنی چاہئے اور اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

کروشیا کے سفیر صاحب کی یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

استقبالیہ تقریب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب عشائیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس استقبالیہ تقریب میں 62 جاپانی مہمانوں نے شرکت کی جن میں ممبر پارلیمنٹ Dr. Ohtsuka ممبر پارلیمنٹ Suzuki Junji ممبر پارلیمنٹ Homma، غانا کے ایمبیسیڈر احمد حسن صاحب شامل تھے۔ اور کروشیا کے ایمبیسیڈر بھی کچھ وقت کے لئے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ بعض سیاستدان، پروفیسرز، پولیس کے افسران، امیگریشن کے وکلاء، ڈاکٹرز اور بعض کمپنیوں کے پریذیڈنٹ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے جاپانی زبان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کروایا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Dr.Ohtsuka Kohei نے ایڈریس کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرا چھ سال قبل طاہر صاحب (نیشنل صدر جماعت جاپان) سے رابطہ تھا۔ بہت عرصہ سے بات نہیں ہوئی۔ انہوں نے حضور انور کی آمد کا ذکر کیا تو خواہش ہوئی کہ اس تقریب میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اکیلا ہو کر کوشش کروں گا کہ آپ کے ساتھ دنیا کی امن کی جدوجہد میں شامل ہوسکوں۔ آپ کو جو بھی میری ضرورت ہے۔ میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں۔

حضور انور کا استقبالیہ سے خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان چند منٹوں میں، میں آپ کو بتاؤں گا کہ ہم کس طرح سوسائٹی میں امن قائم کر سکتے ہیں اور آپس میں بھائی چارہ کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل غیر مسلموں کی طرف سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ اسلام طاقت کے استعمال اور انتہاء پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سو فیصد غلط تاثر ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں قرآن کریم کی آیات کے ساتھ بتاؤں گا کہ یہ غلط ہے اور اسلام کی تمام شعبوں میں امن بھائی چارہ کی تعلیم ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب بعض برے لوگ یہ عمل کرتے ہیں تو اسلام کے بانی اور آپ ؐ کی تعلیم پر حملہ کیوں کیا جاتا ہے جب کہ یہ ان کا ذاتی فعل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ آج بھی نہتے لوگوں پر میزائل پھینکے جاتے ہیں۔ فائرنگ کی جاتی ہے تو پھر یہ ظلم یہ باتیں ان کے مذہب کی طرف کیوں منسوب نہیں کی جاتیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا دل زخمی ہوتا ہے جب اس کے مذہب پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں اور اسلام کا چہرہ بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئیوں کے مطابق ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اس مصلح نے تمام مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا تھا۔ دنیا میں امن قائم کرنا تھا اور یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ مسیح آچکا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ آپ نے امن کے قیام کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات پیش کیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ اور آپ ؐ کی تعلیم پیش کی۔ یہ تعلیم بھائی چارہ، محبت والفت اور رواداری کی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم امن وآشتی اور بندے کو خدا کے قریب کرنے والی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کو عرب معاشرہ میں 1400 سال قبل لے جاتا ہوں جہاں یہ تعلیم اتاری گئی اور اس پر عمل ہوا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تو لوگوں نے آپ کے دعویٰ کو ردّ کیا۔ آپ ؐ کے ماننے والوں پر ظلم کیا گیا۔ گرم کوئلوں پر لٹایا گیا۔ دھوپ میں گرم ریت پر لٹا کر اوپر بھاری پتھر رکھے گئے، عورتوں کو مارا گیا۔ دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر انہیں مخالف سمت میں دوڑایا گیا اور ظلم کی انتہاء کی گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کئی مواقع پر ظلم کیا گیا۔ جب آپ تبلیغ کرنے کے لئے جاتے تو آپ ؐ پر پتھر پھینکے گئے۔ مختصر یہ کہ ظلم کی یہ تاریخ بہت لمبی ہے۔ آخر کار مختلف ملکوں میں مسلمانوں کو ہجرت کرنا پڑی اور آپ ؐ نے خود بھی مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ کے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اس پر مکہ کے لوگوں نے جو پہلے ہی آپ کے دشمن تھے آپ پر کئی حملے کئے۔ عرب میں اسلام پھیلا اور کئی عرب قبائل نے اسلام قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ مدینہ آکر پاور (Power) حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا۔ مسلمانوں نے مدینہ میں امن قائم کیا مکہ والوں نے ظلم کیا اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ اور آپ نے صرف دفاع ہی کیا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام امن کے زمانے میں زیادہ پھیلا جب کہ جنگ کے زمانے میں کم پھیلا ہے۔ یہ حقائق ہیں جن کو ردّ نہیں کیا جاسکتا۔

حضور انور نے سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 3 کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں عبادت کرنے سے روکا گیا۔ مکہ میں حج کرنے سے روکا گیا۔ ان تمام مظالم کے باوجود مسلمانوں کو بدلہ لینے اور ظلم کرنے سے روک دیا گیا۔ اور ہدایت دی گئی کہ ان کو ان کی عبادت کی جگہوں سے نہ روکو۔ اگر تم اپنے دشمنوں کی مدد کرنا چاہتے ہو تو مدد کرو۔ صرف اس وجہ سے مدد سے ہاتھ نہ کھینچو کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں مدینہ پر حملوں کے بعد اسلام نے امن کے لئے کیا تعلیم دی، کیا عمل کیا۔ اپنے تمام حقوق ختم کر دیئے اور سب کو معاف کر کے امن قائم کیا۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل کہا جاتا ہے کہ مسلمان دہشتگرد ہیں۔ خدا جہاد کرنے کے نتیجہ میں ان پر مہربان ہے اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تم صرف اسی وقت خدا کی رضا حاصل کر سکتے ہو جب تم اپنے دشمنوں سے نرمی سے پیش آؤ۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہ اصل تعلیم ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور طاقت کے استعمال کا قائل ہے۔

حضور انور نے فرمایا امن اس سوسائٹی میں قائم نہیں ہوسکتا جہاں برداشت کا مادہ نہیں ہے۔ امانت داری نہیں ہے۔ بے آرامی اور بے چینی ہے۔

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضور انور نے فرمایا معاشرہ میں انصاف کئے بغیر اور دشمنوں سے Fairness کے سوا امن قائم نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے دو مثالیں دیتا ہوں کہ آپ ؐ نے امن کے قیام کے لئے کیا کیا اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی آزادی کے لئے آپ نے کیا قدم اٹھائے۔

مدینہ ہجرت کے بعد کثرت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ جس کے نتیجہ میں سویلین حکومت مسلمانوں کی ہوگئی۔ مدینہ میں یہودی قبائل بھی آباد تھے اور ایمان نہ لانے والے بھی تھے جو مسلمان نہیں تھے۔

سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے اور شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے آپ نے ایک معاہدہ کیا۔ جس کی چند شرائط یہ تھیں۔

ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ہر ایک کے جان و مال آبرو محفوظ ہیں۔ تمام جھگڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوں گے اور ہر ایک کے مذہب کے مطابق فیصلے ہوں گے۔ اگر یہودیوں اور مسلمانوں کے خلاف کوئی جنگ کرے گا تو ہر ایک، ایک دوسرے کی مدد کرے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جس سے ایک پُرامن سوسائٹی وجود میں آتی ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا کہ مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے اپنی ذمہ داری پر یہ معاہدہ کرتا ہوں کہ کوئی مسلم جو اس معاہدہ کی پابندی نہیں کرے گا وہ خدا سے منہ موڑنے والا ہوگا۔ یہ میری ذمہ داری ہے کہ عیسائی معابد، عبادت گاہوں اور گرجا گھروں کی حفاظت کی جائے گی اور ان کو مساجد میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ ان کی عورتیں مسلمانوں سے شادی پر مجبور نہیں کی جائیں گی۔ عیسائی عورت کو مسلمان کی بیوی ہونے کے باوجود اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا اس معاہدہ میں اور بھی اسی طرح کی شرائط ہیں۔ حضور انور نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھیں کس طرح امن کے قیام کے لئے عظیم الشان مثال قائم کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی جائے گی جو آپ ؐ کے خلاف تلوار نہیں اٹھائے گا۔ اے مکہ کے لوگو! تم میرے عزیزوں، رشتہ داروں اور میرے ماننے والوں کے دشمن ہو اور ان کے قاتل ہو اور ان پر ظلم کرنے والے ہو لیکن آج میں سب کو معاف کرتا ہوں تم آج گرفتار نہیں ہوگے۔ تم سب آزاد ہو۔ اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہو تو قائم رہو۔

حضور انور نے فرمایا یہ چند مثالیں ہیں جو سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے ہیں۔ انصاف اور عدل کے بغیر ہرگز امن قائم نہیں ہوسکتا۔ حوصلہ اور برداشت ہونی چاہئے اور اس بات سے آپ سب متفق ہوں گے کہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے یہی اصل راہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج میں یہاں تمام مہمانوں سے کہتا ہوں کہ انصاف کے ساتھ صورتحال کو دیکھیں کہ آج دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو قدم اٹھائے جارہے ہیں کیا وہ انصاف ہے۔ کیا اس سے امن قائم ہوسکتا ہے۔ کیا دہشت گردی کو بڑی دہشت گردی کے ساتھ سزا دی جاسکتی ہے۔ یا میزائل اٹیک کے ذریعہ امن قائم ہوگا یا مزید ظلم بڑھے گا۔ کیا ان مظالم کے نتیجہ میں نئی نسل کے دلوں میں محبت پیدا ہوگی۔ Suicide Bombers جو عورتوں، بچوں اور معصوموں کو مار رہے ہیں کیا اس سے امن قائم ہوگا۔ اگر امن کے لئے صرف یہی راستہ ہے تو پھر دنیا ہلاکت کے دروازہ پر کھڑی ہے۔ آگ کے کنارے پر ہے اور دنیا تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اب تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ خدا آپ کی مدد کرے۔

ہم احمدی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچالے۔ لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ آمین

اپنے خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ اپنی مصروفیات کے باوجود یہاں آئے اور میری گزارشات سنیں۔ اللہ آپ کو جزا دے۔ ایک جاپانی مترجم نے حضور انور کے انگریزی زبان میں خطاب کا جاپانی زبان میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ کیا۔

ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

ایک جاپانی ممبر پارلیمنٹ Suzuki Juni حضور انور کا خطاب شروع ہونے کے بعد اس تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ انہوں نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے مختصر ایڈریس میں کہا کہ مَیں حضور کو اپنے دل کی گہرائیوں سے جاپان آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور انور نے دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے لئے جو پیغام دیا ہے مَیں اس کی قدر کرتا ہوں اور سب کو پیغام دیتا ہوں کہ حضور کے پیغام کو سمجھیں اور ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے اسلام سے زیادہ تعارف نہیں ہے۔ آج مجھے اسلام کی امن کی تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ میں اس تقریب میں شامل ہو کر اپنے آپ کو خوش پاتا ہوں۔

ٹوکیو دنیا کا گنجان ترین شہر ہے اس لئے یہاں ٹریفک کا رش بہت زیادہ ہوتا ہے ایک ممبر پارلیمنٹ Homna صاحب کھانے کے دوران پہنچے تھے۔ کھانے کے پروگرام

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سے فارغ ہونے کے بعد موصوف نے اپنا اظہار خیال کرنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرے ساتھ ممبر پارلیمنٹ Suzuki Juni بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں ان کی مخالف پارٹی سے ہوں لیکن اکٹھا کام کر رہے ہیں۔ دیر سے آنے پر معذرت چاہتا ہوں۔ اگر مَیں جلدی پہنچ جاتا تو حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتا اور خود حضور کا استقبال کرتا اور خوش آمدید کہتا۔ میں حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں اور جاپان آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ جاپان میں احمدیت کا پودا جلد جلد ترقی کرے۔

اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام مہمانوں کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ان سبھی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کو بے حد سراہا اور پوری توجہ اور ہوش سے سنا اور ان کی نظریں مسلسل حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ جب حضور انور نے اپنا خطاب ختم فرمایا تو یہ سب دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس تقریب کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے آٹھ بجے کمیونٹی سنٹر میں تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے جائے قیام ہوٹل تشریف لے آئے۔

10 مئی 2006ء بروز بدھ:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمیونٹی سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ناگویا روانگی

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق ٹوکیو سے ملحقہ شہر Chiba سے ناگویا (Nagoya) کے لئے روانگی تھی۔ یہاں سے ناگویا کا فاصلہ 375 کلومیٹر ہے۔ صبح دس بجے حضور انور ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کے بعد ناگویا روانگی ہوئی۔ یہ سارا راستہ ہی بڑا خوبصورت اور سرسبز وشاداب پہاڑیوں پر مشتمل ہے اور سڑک کے اردگرد چائے کے باغات ہیں۔ جاپان کا سب سے مشہور پہاڑ MT. Fuji بھی اسی راستہ پر آتا ہے۔ یہ پہاڑ 3776 میٹر بلند ہے اور اس کی چوٹی برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر 800 میٹر چوڑا اور 200 میٹر گہرا گڑھا ہے۔ یہ پہاڑ اب تک 13 دفعہ پھٹ چکا ہے۔ جاپان میں قریباً 80 آتش فشاں پہاڑ ہیں اور سات آتش فشانی Belts جاپان کے نیچے سے گزرتی ہیں۔

قریباً 275 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد راستہ میں Shizouka کے مقام پر Flower Park میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہ پارک بڑا ہی خوبصورت اور قسم ہا قسم کے رنگ برنگے پھولوں سے مزین ہے۔ یہاں بعض پودوں کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ تراش کر پرندوں اور مختلف جانوروں کی شکلیں بنائی گئی ہیں اور بڑی مہارت سے یہ کام کیا گیا ہے۔ پھر پھولوں کو اس طریق سے اگایا گیا ہے کہ بچوں کے مختلف کھلونوں، گڑیوں اور بھالو وغیرہ کی شکلیں بنی ہوئی نظر آتی ہیں جو کہ بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ اس پارک کے وسط میں ایک بڑا تالاب ہے جس میں مختلف فوارے لگے ہوئے ہیں جو میوزک کے ساتھ حرکت کرتے ہیں اور میوزک کے ساتھ پانی مختلف سمتوں میں جاتا ہے اور پانی کی مختلف تصویریں اور شکلیں بنتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف نظاروں کی تصاویر بنائیں اور یہاں کچھ دیر قیام کے بعد آگے روانگی ہوئی اور ناگویا شہر کی طرف سفر جاری رہا۔ ناگویا (Nagoya) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور افراد قافلہ کی رہائش کا انتظام مقامی جماعت نے Sunplaza Seasons Hotel میں کیا تھا۔ قریباً پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد دوپہر تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناگویا پہنچے اور ہوٹل میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا کے لئے روانہ ہوئے جو ہوٹل سے قریباً دس منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔ مشن ہاؤس میں احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں فیملیز وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج جماعت احمدیہ ناگویا کی 19 فیملیز کے 56 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ناگویا مشن

ناگویا میں جماعت کا یہ مشن ہاؤس علاقہ Meitu-KU میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کی یہ عمارت 11 ستمبر 1983ء کو خریدی گئی اور اس طرح جاپان میں جماعت کے مستقل مشن ہاؤس کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت اخبار The Japan Time نے اس کے قیام کی خبر شائع کی۔ یہ مشن ہاؤس دو منزلہ ہے۔ اوپر کا حصہ رہائشی ہے اور نیچے کے حصہ میں دفتر اور لائبریری اور نماز پڑھنے کے لئے محدود جگہ ہے۔

11 مئی 2006ء بروز جمعرات:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش سے مشن ہاؤس تشریف لا کر نماز فجر پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت ٹوکیو اور ناگویا کی 9 فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ انڈونیشیا سے جلسہ سالانہ جاپان میں شمولیت کے لئے آنے والے 9 افراد پر مشتمل وفد نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج مجموعی طور پر 42 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔ عاملہ لجنہ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور معتمد خدام سے فرمایا کہ آپ کی طرف سے رپورٹس نہیں آتیں۔ اگر آپ خود کام نہیں کرتے تو آپ کی بات کون سنے گا۔ اس لئے آپ کے کاموں میں بے برکتی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عہدوں کا خیال دل سے نکال دیں۔ یہ عہدہ نہیں خدمت ہے۔ عہدہ کو فضل الٰہی سمجھیں نہ کہ اپنے لئے فخر کا ذریعہ بنالیں۔ اب مجھے باقاعدہ آپ کی طرف سے ہر ماہ رپورٹ آنی چاہئے۔

مہتمم خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بلڈ ڈونیشن کے لئے خدام کی ایک ٹیم بنائیں اور یہاں کے ہسپتالوں، بلڈ بینک میں احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام سے رجسٹرڈ کروائیں۔ ان کے پاس آپ کے ناموں کی فہرست ہو۔ جب بھی ان کو ضرورت پڑے آپ کو بلالیں۔ حضور انور نے فرمایا اس خدمت سے تبلیغ کے رستے بھی کھلتے ہیں اور آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہسپتالوں میں جائیں۔ بوڑھوں، مریضوں سے ملیں، ان کا حال پوچھیں ان کے لئے ساتھ پھول پھل وغیرہ لے جائیں۔ فرمایا یہاں غریب تو ہے نہیں لیکن لوگوں کے جذبات، احساسات کا خیال رکھنا یہی خدمت خلق ہے۔ یہاں Old People's Home میں جائیں اور وہاں لوگوں سے ملیں۔ باتیں کریں۔ اس طرح آپ کے تعلقات بنیں گے اور تبلیغ کے لئے راہیں کھلیں گی۔

مہتمم اطفال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹوکیو اور ناگویا دونوں جگہ اطفال کی جو کلاسز ہوتی ہیں اس کی رپورٹ آپ کو لینی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس یہ سارا جائزہ تیار ہونا چاہئے کہ کتنے بچوں کو نماز آتی ہے اور کتنے بچے قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ جو نہیں جانتے ان کو سکھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔

شعبہ تبلیغ سے حضور انور نے گزشتہ تین سال میں ہونے والی بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مہتمم تربیت سے خدام کے تربیتی پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کیا خدام کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب مطالعہ کے لئے دی گئی ہیں۔ ان کو سلیبس دیا گیا ہے۔ کیا ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ کتنے ہیں جو نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا ان کے بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر مہینے مجھے رپورٹ آنی چاہئے جس مہینے کوئی کام نہ ہوا ہو تو اپنی رپورٹ میں لکھیں کہ اس مہینہ میں کوئی کام نہیں ہوا۔

حضور انور نے تبلیغ کے ضمن میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے ذاتی رابطے کریں۔ آپ لوگ اپنے کاموں پر جاتے ہیں وہاں انہیں بتائیں کہ خدا تعالیٰ کیا چیز ہے۔ خدا کے بارہ میں بتائیں۔ جو اردگرد چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں وہاں جائیں اور دعوت الی اللہ کریں۔ آپ کے مسلسل رابطے ہونے چاہئیں۔ جو احمدی ہوتے ہیں ان سے مسلسل رابطہ ہونا چاہئے یہ نہیں کہ ایک دفعہ رابطہ کیا پھر توڑ دیا۔ دعوت الی اللہ تو مسلسل رابطہ اور ذاتی تعلق سے ہوتی ہے۔ پہلے ایک جگہ پر پلان کر کے جائیں پھر دوسری جگہ پر، پھر تیسری جگہ پر پھر جائزہ لیں کہ کن کن کو دلچسپی ہے پھر وہاں زور لگائیں اور باقاعدہ پروگرام بنا کر کام کریں۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش ہوٹل Sunplaza تشریف لے آئے۔

12 مئی 2006ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جائے رہائش سے احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن اور سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جاپان کی سرزمین سے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا اور MTA کو اللہ تعالیٰ نے جاپان سے بھی Live نشریات کی سعادت عطا فرمائی۔

آج خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ جاپان کے چھبیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور جماعت احمدیہ جاپان کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہے۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے جماعت نے ناگویا شہر میں آوار یاسانی کے علاقہ میں ایک کمیونٹی ہال حاصل کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش ہوٹل سے پونے ایک بجے روانہ ہو کر ایک بجے کمیونٹی ہال پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور نیشنل پریذیڈنٹ صاحب جاپان نے جاپان کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

ایک بجکر پانچ منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ آج جماعت احمدیہ پر نازل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کی ہر دن چڑھنے پر ہم اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت سے تصدیق ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ لیکن صرف اسی بات پر ہی ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی تائیدات کے نظارے دکھا رہا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کہ وہ اپنے بندے سے کئے گئے وعدے کو پورا فرما رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں ڈال رہا ہے۔ ہر احمدی کو ان ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو اس خطّہ زمین میں رہ رہے ہیں جن سے مَیں آج براہ راست مخاطب ہوں۔ آپ کو

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک ہم ان ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہیں، کس حد تک ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جاپان کے بارہ میں ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا کہ ”اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا“۔ پھر آپ نے اس ملک میں اسلام کی خوبیوں پر مشتمل لٹریچر شائع کر کے پھیلانے کا ارشاد بھی فرمایا کہ کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔ پھر حضور ؑ نے فرمایا: جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے لئے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں“۔ یہ حضرت مسیح موعود ؑ کی اس ملک کے بارہ میں خواہش تھی۔

حضور انور نے فرمایا: پھر حضرت مصلح موعود ؓ نے 1935ء میں یہاں مبلغ بھجوائے جنہوں نے خوب کام کیا۔ پھر جنگ کے حالات کی وجہ سے حالات بدلے اور کچھ روکیں بھی پیدا ہوئیں۔ اس ملک کو بہت بڑا نقصان بھی ہوا۔ لیکن اس بہت بڑے نقصان کے بعد اپنے آپ کو ایک باہمت قوم ثابت کرتے ہوئے اس قوم نے پھر اقتصادی لحاظ سے بہت زیادہ ترقی کی۔ لیکن دنیا کی دوسری قوموں کی طرح یہاں بھی اس ترقی کے ساتھ مادیت کی طرف زیادہ رجحان پیدا ہوا۔ تاہم اس کے باوجود آج بھی ان میں مذہب کے بارے میں احترام ہے اور اسلام کو سمجھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس کا اظہار مجھے بعض ملنے والوں نے کیا، جن میں سیاستدان بھی تھے کہ ہمیں اسلام کے بارہ میں بتایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: آج احمدیوں کو یہاں آنے اور اس ملک میں کام یا کاروبار کرنے کا موقع ملا۔ چند ایک نے یہاں جاپانی عورتوں سے شادیاں بھی کیں۔ ایک دو جاپانی مردوں نے بھی پاکستانی عورتوں سے شادیاں کیں۔ اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاء اللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں۔ بعضوں سے میری بات ہوئی تو ان میں جذباتی کیفیت طاری ہو گئی۔ گو کہ یہ جاپانی چند ایک ہی ہیں لیکن ان کی اولادیں انشاء اللہ تعالیٰ جب پھیلیں گی تو پھر مزید جڑیں مضبوط ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان سے آنے والے احمدی جن کے خاندانوں میں احمدیت ایک عرصے سے آئی ہوئی ہے اور بعض صحابہ کی اولاد میں سے بھی ہیں، ان کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کا نمائندہ ہیں۔ شروع میں تو صرف یہاں مبلغ ہی تھے لیکن گزشتہ 20-25 سال میں غیر جاپانی احمدیوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ تقریباً 200 کے قریب ہیں۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس خواہش کو سامنے رکھیں کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقیناً یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ ان میں سے بہت ساری سعید روحیں ہیں جو مذہب کی تلاش میں بھی ہیں۔

پس ہر احمدی آپ کو تبلیغ کے کام میں ڈالنے سے پہلے خود اپنے جائزے لے کہ کس حد تک اس میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ پہلے خود اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں، خود اپنی زندگیوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں، جنہوں نے یہاں کی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں بیویوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کے اپنے عملی نمونے ہی ہیں جو ان لوگوں کی توجہ آپ کی طرف کھینچنے کا باعث بنیں گے۔ اگر صرف دنیاداری ہی آپ کے سامنے رہی اور دنیاداری کی طرف ہی جھکے رہے تو پھر کس منہ سے آپ اسلام کی طرف بلانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تبدیلی آپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے سب سے پہلا کام اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا اس کی طرف توجہ کرنا ہے۔ اس کے بغیر ناممکن ہے کہ خدا سے تعلق جوڑا جائے۔ یہی نمازوں کی حفاظت ہے جو آپ میں اور آپ کے بیوی بچوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا باعث بنے گی۔ یہی ہے جو آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبیوں کو دوسروں تک پہنچانے اور اس کے بہترین پھل حاصل کرنے کا باعث بنے گی۔ پس اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اس کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھیں۔

حضور انور نے فرمایا: نماز باجماعت ادا کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں نمازیں ادا کرنی ہیں۔ یہی چیزیں ہیں جو دین و دنیا کی حسنات لانے کا باعث بنیں گی۔ یہاں آ کر یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے کام اور اس ملک کی جو مصروف زندگی ہے مجھے اس کے ساتھ اپنے آپ کو چلانے کے لئے نمازوں کو آگے پیچھے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ نمازیں اپنے وقت پر ادا ہونی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ معبود صرف میں ہوں۔ یہ دنیاوی چیزیں تمہارے معبود نہیں ہیں۔ جو کچھ تم کو مل رہا ہے میری وجہ سے مل رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یاد رکھیں کہ رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام چیزوں کا مہیا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا وہ مالک ہے اور اسی سے ہمیں یہ نعمتیں مہیا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہارے کاروبار میں برکت پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر چاہے تو جس طرح دوسرے کیڑوں مکوڑوں اور جانوروں کو رزق مہیا کرتا ہے تمہیں بھی رزق مہیا کر سکتا ہے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ ایک احمدی کا کام یہ ہے کہ مستقل مزاجی سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کرتا رہے، اس کے آگے جھکا رہے اس کے حکموں پر عمل کرتا رہے۔ اس کی عبادت کرتا رہے۔ اس کا فضل مانگتا رہے۔ اور یہ ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ ہماری نمازوں کی ضرورت ہے اور نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی ہونے کے بعد دعاؤں سے بے رغبتی اور نمازوں سے لاپرواہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث نہیں بنا سکتی۔ جلسہ پر آنے والوں کے لئے بھی اور ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ہمیں اپنی روحانی ترقی کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی۔ احمدی ہونے کے بعد ہمیں وہ نمونے بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی ہو گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے قائم کئے۔ صحابہ کے نزدیک نماز کو ترک کرنا کفر تھا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود ؑ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: پس ہر لحہ، ہر وقت ایک احمدی کو اس فضل کو سمیٹنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے۔ اور اس کے لئے سب سے ضروری نماز ہے جو خالص ہو کر اس کے حضور ادا کی جائے۔ پس اپنی عبادتوں کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ نمازیں چھوڑنا صرف دین سے انکاری ہونا نہیں ہے بلکہ نمازیں چھوڑنے والا شرک کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔ پھر بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالنی ہے۔ ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ صرف فرض سمجھ کر عادت نہ ڈالیں بلکہ ان کے دلوں میں خدا کی محبت راسخ کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک والدین خود بھی خدا سے تعلق نہ جوڑیں۔

حضور نے فرمایا: نمازیں جہاں آپ کو خدا کا قرب دلا رہی ہوں گی وہاں آپ کا معاشرے میں بھی نیک اثر قائم ہو گا۔ آپ کے دلوں سے کینے نکلیں گے۔ جن لوگوں نے جاپانیوں سے شادیاں کی ہیں ان کے خاندانوں میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملے گی۔

پھر نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کرنے کا بھی حکم ہے۔ آج کل کے زمانے میں جب انسان کی اپنی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ قسم ہا قسم کی ایجادات کی وجہ سے انسانی ترجیحات اور خواہشات بھی مختلف ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں مالی قربانیاں یقیناً بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ نفسوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس طرف بھی توجہ دیں۔ یہ قربانیاں آپ کی اور آپ کی نسلوں کی دنیا و آخرت سنوارنے کی ضمانت ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن پر زکوۃ کی تعریف کے لحاظ سے زکوۃ واجب ہے، ان کو زکوۃ دینی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوتا رہا ہے زکوۃ کے علاوہ بھی ضرورت پڑنے پر آپ مالی تحریک فرمایا کرتے تھے اور اپنی استعدادوں کے مطابق صحابہ مالی قربانیاں کیا کرتے تھے تو اس زمانے میں بھی اسی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ باقاعدگی سے مالی قربانی کریں اور چندے دیں۔ اور پھر بعد میں خلفاء نے اس کو باقاعدہ معین نظام کی شکل دے دی۔ پس اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت اہمیت ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے حالات میں بہتری پیدا کی ہے اس کے شکرانے کے طور پر اپنی مالی قربانیوں کے جائزے لیں۔ اپنے جائزے لیں کہ کیا نظام نے جو شرح مقرر کی ہے کیا آپ اس کے مطابق چندے دے رہے ہیں؟ اگر آمد چھپا کر ادائیگیاں کر رہے ہیں، چندے دے رہے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے کوئی پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتا۔ اگر کسی وجہ سے کم دینا چاہتے ہیں تو مجھ سے لکھ کر اجازت لے لیں۔ اجازت دے دی جائے گی۔ لیکن یہ کہہ کر کہ میری آمد ہی اتنی ہے۔ جس پر میں چندہ دے رہا ہوں جبکہ آمد زیادہ ہو تو ایک گناہ تو کم چندہ دے کر کر رہے ہیں اور اس سے بڑا گناہ جھوٹ بول کر۔ اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اپنی عبادتوں کے ساتھ ساتھ اپنی مالی قربانیوں کے بھی معیار بڑھائیں۔ یہی باتیں ہیں جو آپ میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنیں گی اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: کہ اندھیرے میں بیٹھے ہوؤں کو روشنی دکھائیں، نہ کہ خود بھی اس تاریکی میں چلے جائیں اور خود بھی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ اور یہ روشنی کس طرح حاصل ہو گی یہ سب کچھ روحانیت میں ترقی کئے بغیر ممکن نہیں۔ اور روحانیت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے حضور جھکنے سے پیدا ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اسلام کے حقیقی پیغام کو اس ملک کے ہر گھر میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود ؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک ان دعاؤں کا وارث بن جائے جو آپؑ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود ؑ کی اس خواہش اور دعا سے حصہ پانے والا ہو۔ اور اگر کوئی کمزوریاں اور کمیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اسلام کے خوبصورت پیغام کو بھی اس علاقے میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے دو احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک سانگھڑ کے ڈاکٹر مجیب الرحمان پاشا صاحب ہیں جنہیں نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ ایک شخص ان کے کلینک کے باہر کھڑا رہا اور فائر کر کے دوڑ گیا۔ آپ بڑے کم گو، خدمت کرنے والے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

دوسرا جنازہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا ہے۔ ان کی چند ماہ قبل وفات ہوئی تھی۔ کسی وجہ سے جنازہ پڑھا نہیں جا سکا۔ آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی تھیں۔ لجنہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ بڑی ملنسار خاتون تھیں۔ خدا ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ پونے دو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ڈاکٹر صاحب مرحوم اور صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش ہوٹل تشریف لے آئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے جہاں فیملیز و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ آج 10 فیملیز کے 16 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج بعض جاپانی مہمانوں نے بھی حضور انور سے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ یہ ملاقاتیں سوا چھ بجے تک جاری رہیں۔

چلڈرن کلاس

ملاقاتوں کے بعد پروگرام کے مطابق چلڈرن کلاس کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزم عمر احمد ڈار نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم سید محمد ابراہیم نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں عزیزم عمران ملک نے حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ ع

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

سے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد عزیزم تحسین احمد نے نیت نماز اور سورۃ فاتحہ سنائی۔

بعد ازاں ”حضرت امام مہدی و مسیح موعود“ کے عنوان پر عزیزم طاہر احمد نے تقریر کی جس کے بعد عزیزہ ماریہ زاہد نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا نعتیہ کلام ع

بدرگاہ ذی شان خیر الانام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

”نماز کی اہمیت“ کے موضوع پر عزیزم معظم بیگ نے اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد تین بچیوں عزیزہ ارج بیگ، فروہ مقبول اور عائشہ عنبر نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے۔

جاپان کا تعارف عزیزم ایاز احمد نے کروایا۔ حضور انور نے فرمایا جاپان کے بارہ میں پوری Presentation ہونی چاہئے تھی۔ فرمایا یہاں تو ہر قسم کی ٹیکنالوجی ہے اور انتظام ہے۔ آپ کو یہ پروگرام بہتر رنگ میں پیش کرنا چاہئے تھا۔

اس کے بعد عزیزم حزقیل احمد صاحب نے نظم ع

مسیح کے ہم غلام ہیں جو وقت کا امام ہے

پیش کی۔ پروگرام کے آخر پر عزیزم بشارت احمد ملک نے

"جاپان میں احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ سوا سات بجے اس کلاس کا پروگرام ختم ہوا۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جلسہ گاہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے جائے قیام ہوٹل تشریف لے گئے۔

13 رمئی 2006ء بروز ہفتہ:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنی جائے رہائش سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے تین بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ آج جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جاپان کا دوسرا اور آخری دن تھا۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ امجد عارف صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ اردو زبان میں پیش کیا۔ جس کے بعد عصمت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "سُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی" سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ سے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جاپان کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے بھی اس جلسہ میں شرکت کی توفیق دی۔ کل کا خطبہ جمعہ بھی خدا کے فضل سے MTA کے ذریعہ یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کل بھی خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ خدا کے ان فضلوں کو مزید بڑھانے کے لئے ہمیں اس کے آگے جھکنا چاہئے۔ اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ اس کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے۔ اور ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بندے کے بندے پر جو حقوق ہیں بہت اہم ہیں اور یہ جذبہ اس وقت حقیقت کا روپ دھارتا ہے کہ جب انسان کے دل میں دوسرے کے لئے جذبہ ہو اور وہ چاہتا ہو کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ آج ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، اگر غیر ہمارے اس دعوے کو دیکھیں کہ محبت کے دعویدار اور نفرتوں سے دور ہونے والے لوگوں کے اپنے عمل کیا ہیں۔ کہیں یہ کھوکھلے نعرے تو نہیں۔ دنیا کی شعبدہ بازی تو نہیں۔ اگر یہ

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

بات نظر آ گئی تو ہر عہدیدار خواہ مرد ہو یا عورت احمدیت کے نام پر دھبہ لگانے والا ہے، جماعت کو بدنام کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نام کو بدنام کرنے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد میں یہ بیان فرمایا تھا کہ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپس میں بھائی چارہ، محبت بڑھے۔ اگر یہ تعارف نفرتوں میں پڑنے کے لئے حاصل کرنا ہے تو پھر نہ ہی اس تعارف کی ضرورت ہے اور نہ ہی جلسوں کی ضرورت ہے۔ پس یہ باتیں اسی طرح اہم ہیں جس طرح دوسرے حقوق اہم ہیں۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نصیحت یہی ہے کہ ہر شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان سے اظہار ہمدردی بجالاؤ۔ ہمدردی کا معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے اپنوں کے ساتھ تو ہمدردی کرنی ہے۔ اپنوں کے جذبات کا خیال رکھنا ہی ہے یہ جماعت کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے بلکہ فرمایا کُل انسانیت کی ہمدردی کرو، ہر شر سے پرہیز کرو، تم سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے ہو گے۔ جو انصاف پر قائم نہ ہو وہ دوسرے کو کس طرح دعوت دے سکتا ہے اور تم کس طرح کہہ سکو گے کہ میں اس تعلیم کو ماننے والا ہوں جو دشمنوں سے بھی حسن سلوک کرتی ہے۔ تمہاری باتیں سن کر غیر تو یہی کہیں گے کہ ٹھیک ہے تمہاری تعلیم تو اچھی ہے لیکن اس تعلیم سے تم کو کیا فائدہ پہنچا۔ خود تو تمہارے دلوں میں بغض اور کینے ہیں۔ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچ رہے ہو اور اپنی بڑائی کے لئے دوسرے کو حقیر جانتے ہو۔ پس پہلے اپنے آپ کو بے داغ کرو اور ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کا نمونہ پیش کرے۔ ﴿رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ کی مثال قائم کر کے پھر ہمیں بتاؤ کہ دین حق کی تعلیم اچھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج تم جس تعلیم کا حوالہ دے رہے ہو اگر اس کو دیکھتے ہوئے کوئی کہے کہ اگر میں اس میں شامل ہو گیا تو تم مجھ سے وہی سلوک کرو گے جو آپس میں کرتے ہو اس لئے بہتر ہے کہ اس سے دور رہوں۔ احمدیت کے پیغام کو حقیقی طور پر اس ملک میں پھیلانا چاہتے ہو تو اپنے اندر محبت و اخوت، بھائی چارہ کی فضا پیدا کرو۔ اگر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دیکھ کر کوئی شامل بھی ہو جائے تو آپ کے رویہ کو دیکھ کر دین سے متنفر ہو جاتا ہے تو اس کا گناہ دوڑانے والے کے سر پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس مَیں عہدیداران کو پہلے یہ کہتا ہوں کہ آپ کو خدا نے خدمت کا جو موقع دیا ہے، امیر جماعت ہے، صدر جماعت ہے یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں آپ لوگوں کو ان لغو حرکات کو چھوڑنا ہوگا۔ اگر نہیں چھوڑیں گے تو جماعتی طور پر جو ایکشن ہوگا وہ تو ہوگا۔ خدا کی نظر میں بھی یہ سب کچھ ہے۔ خدا دیکھ رہا ہے کہ کس طرح کام کر رہے ہیں۔ پس خدا نے خدمت کا جو موقع دیا ہے اسے اللہ کا فضل سمجھیں۔ خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کسی سے صَرفِ نظر ایک حد تک کرتا ہے۔ اگر یہ نظر آ رہا ہو کہ جماعت کا وقار مجروح ہو رہا ہے تو پھر یقیناً سزا بھی ملتی ہے۔ پس عہدیدار اپنے رویے بدلیں۔ اگر کسی بھائی سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر کریں۔ مرکز کو اندھیرے میں رکھ کر اتنی سزا نہ دلوائیں کہ اس کی جان ہی نکال دیں۔ حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ اگر کسی کے خلاف سچی شکایت ہو تو اس کو سزا ہونی چاہئے۔ اگر جھوٹی شکایت ہو اور اپنی انانیت کی خاطر کسی کو سزا دلوائی جاتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنی چرب زبان کی وجہ سے مجھ سے غلط فیصلہ کروا لیتا ہے تو وہ آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ پس ہمیشہ تقویٰ کے جذبات سے پُر ہو کر اصلاح کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کے آپس کے تعلقات بھی ایسے ہوں جو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے والے ہوں۔ کسی کو نیچا دکھانے والے نہ ہوں۔ ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ نہ بنائیں۔ یہ باتیں دور لے جانے والی ہیں۔ آپس میں افتراق پیدا کرنے والی ہیں۔ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بدظنیاں پھر ایسی کہانیوں میں داخل ہو جاتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہانیاں بنا کر معاشرہ میں اڑائی جاتی ہیں۔ مجلسوں میں بیٹھ کر دوسرے کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں۔ برائیوں کو اچھالا جاتا ہے۔ زبان کے مزے لینے کے لئے ڈسکس کیا جاتا ہے۔ یہی بات غیبت ہے اور مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔ جو لوگ اس طرح بیٹھ کر ایک دوسرے کی غیبت اور چغلی کرتے ہیں ان کو باز آ جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر حسد ایک ایسی بیماری ہے جو سارے معاشرے کو خراب کرتی ہے۔ اس لئے جہاں اپنے آپ کو حاسد کے شر سے بچانے کی کوشش کریں اور دعا کریں اور خود بھی اپنے آپ کو حسد کرنے سے بچانے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد اس طرح نیکیوں کو جلاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو جلا دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: معاشرہ کی برائیوں کا اثر اولاد پر ہوتا ہے۔ میاں بیوی کے حالات پر ہوتا ہے۔ رشتے ٹوٹتے ہیں۔ بعض مرد برائیوں میں بڑھ گئے۔ جن عورتوں نے برائیوں کا ساتھ نہیں دیا اور اپنے خاوندوں کو بچانے کی کوشش کی تو ان خاوندوں نے برائیاں تو نہ چھوڑیں لیکن مقدس رشتہ توڑ دیا۔ اللہ کرے ان کے بچوں پر اس کا برا اثر نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جاپانی ماؤں سے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے خاوندوں کی وجہ سے پیچھے نہ ہٹیں بلکہ خدا سے کئے گئے وعدے کو پورا کریں اور عہد کر لیں کہ خاوند کی طرف سے رشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے آپ کی احمدیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ خود اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگین کرنے کی بجائے اسلامی تعلیم میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض عورتوں کو شکوہ ہے کہ جب مشن ہاؤس میں آتے ہیں تو اردو میں پروگرام ہوتے ہیں۔ جاپانی عورتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اس لئے میں پاکستانی عورتوں کو کہتا ہوں کہ اپنے رویے کو بدلیں۔ لجنہ کے اجلاس میں پروگرام جاپانی زبان میں بھی ہو۔ وہ بچیاں جنہیں جاپانی زبان آتی ہے وہ ان جاپانی عورتوں کے ساتھ بیٹھیں۔ ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔ ان سے حقیقی ہمدردی یہ ہے کہ ان کو قریب لائیں تا کہ احمدیت کو پھیلانے کا باعث بن سکیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گی تو گنہگار ہو رہی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا میں جاپانی عورتوں سے کہتا ہوں کہ آپ کوشش کر کے دین سیکھیں اور پاکستانیوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ دین کسی کی جاگیر نہیں ہے۔ آپ لوگوں کے بچے کل بڑے ہو کر جماعت کی صف اول میں شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جاپانی قوم سے بہت اعلیٰ توقعات رکھی ہیں۔ انشاء اللہ یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق پوری ہونی ہیں۔ پس آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگار بن جائیں، سلطان نصیر بن جائیں۔ پس آگے آئیں اور خدمت دین کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کے موقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستانی احمدیوں سے میں کہتا ہوں کہ آپ کے بڑوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے اس انعام کی قدر کی اور ہر قسم کے حالات کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے احمدیت پر قائم رہے۔ ہر تکلیف، ابتلاء خوشی سے احمدیت کے لئے برداشت کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کو نبھایا۔ خدا سے اپنا تعلق مضبوط رکھا۔ ان لوگوں کی دعاؤں، ان کے صبر اور حوصلے کے پھل آج آپ کھا رہے ہیں اور اللہ کے فضل آپ پر ہیں۔ پس اس فضل کی قدر کریں اور آپ کے باپ دادا نے جس طرح جماعت کو مقدم رکھا تھا۔ اسی طرح آج آپ بھی جماعت کو مقدم رکھیں اور جماعت کے وقار کا خیال رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا اس قوم میں اعلیٰ اخلاق کی خوبیاں پہلے سے موجود ہیں۔ جو ان کے پاس ہے اس سے بہتر دیں گے جو آپ کی زندگیوں میں نظر بھی آ رہا ہو تو تبھی وہ آپ کی بات قبول کریں گے۔ پس نیکیاں اختیار کریں۔ برائیاں ترک کریں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور ہر ایک سے اچھا اور محبت و پیار کا سلوک کریں۔ اپنی امانتوں کے معیار اتنے بلند کریں کہ دنیا اس کی گواہی دے۔ خدا کے حکم کے مطابق بے غرض ہو کر اپنی امانتوں کو ادا کرنے والے ہوں۔ اگر خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی ہیں تو ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے آپ کو قوم کے خادم سمجھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے مزید جھک جائیں اور ایک دوسرے کی خاطر قربانیوں کے نمونے قائم کرنے والے بن جائیں۔ ایک دوسرے کو اپنے پر ترجیح دیں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ تکبر کو اپنے اندر سے دور کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو فرمایا تھا کہ "تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں"۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق جوڑنا ہے تو بجائے تکبر کرنے کے، اپنے عہدے کا اظہار کرنے کے، عاجزانہ راہیں اختیار کریں۔ پس اگر اپنی بقا چاہتے ہیں اور احمدیت سے اپنا تعلق جڑا رکھنا چاہتے ہیں تو اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا اور جو عمل نہیں کرے گا وہ کاٹا جائے گا، جو کاٹا جائے گا اس سے جماعت کو کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ خدا ایک کی بجائے سو پیدا کر دے گا۔ پس درد دل سے دعا مانگیں کہ خدا آپ کے تکبر ختم کر دے۔ عاجزانہ راہیں اختیار کریں۔ پس اللہ کرے کہ سب اپنے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو راسخ کرنے والے ہوں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور کاٹے جانے والوں میں سے نہ ہوں اور ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس خطاب کا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ جاپانی زبان میں پیش کیا گیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ جاپان کے اس تاریخی جلسہ سالانہ میں امریکہ، کینیڈا، جرمنی، کوریا، چین، انڈیا، پاکستان، انڈونیشیا، یو۔کے اور متحدہ عرب امارات (UAE) سے آنے والے وفود شامل ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں ناگویا سے تعلق رکھنے والے بعض جاپانی مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

جاپانی مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لے گئے۔ جہاں ان جاپانی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

ان ملاقاتوں کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ جاپان کے جماعتی حالات اور انتظامی امور اور عہدیداران کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات دیں اور بعض انتظامی فیصلے فرمائے۔ مجلس عاملہ کے عہدیداران کی تعداد کم تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میٹنگ کے دوران ہی بعض نئے عہدیداران کا تقرر منظور فرمایا اور مجلس عاملہ کی تکمیل کی ہدایت فرمائی۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے جماعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور یہ بھی دریافت فرمایا کہ آپ ہفتہ میں کتنا وقت دیتے ہیں۔ آپ ٹوکیو میں رہتے ہیں اور جماعت کا مرکز ناگویا میں ہے تو کام کس طرح ہوتا ہے۔ حضور انور نے ناگویا میں ایک ایڈیشنل جنرل سیکرٹری کے تقرر کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے مبلغ انچارج جاپان کو ہدایت فرمائی کہ پروگراموں کی پلاننگ آپ نے کرنی ہے۔ حضور انور نے سیکرٹریان کو ہدایت فرمائی کہ ہر سیکرٹری اپنے اپنے شعبہ کی سکیم بنائے۔ عاملہ میں پیش کرے اور پھر اس پر عملدرآمد ہو۔

حضور انور نے ذیلی تنظیموں کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے تحت ہیں۔ ان کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں۔ لیکن جو جماعتی پروگرام ہیں مثلاً جلسہ یوم مسیح موعود، یومِ مصلح موعود، یوم خلافت وغیرہ تو اس وقت جب جماعتی طور پر یہ جلسے منعقد ہو رہے ہوں ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرام نہیں رکھیں گی۔ اپنے پروگرام پیچھے کر لیں گی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کی جو جماعتیں آپ کو باقاعدہ رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کے بارہ میں آپ نے کیا کارروائی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نیشنل آڈیٹر سے جماعت کے آڈٹ کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری صاحب تبلیغ سے حضور انور نے دعوت الی اللہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ جاپانی لوگوں کے ساتھ دوستی پیدا کریں۔ سو کا ٹارگٹ رکھیں، جو غیر مذہب کے ہیں۔ عیسائی ہیں ان کو قریب لائیں۔ غیر مذہب والے کو پہلے یہ بتائیں کہ خدا کیا ہے۔ خدا کے وجود کا اسے قائل کریں پھر آگے مذہب کی بات ہوگی۔ مبلغین آپ کے پاس ہیں ان کے ساتھ مل کر پروگرام بنائیں۔ اپنے ذاتی روابط قائم کریں۔ غریب لوگوں کے پاس جائیں۔ جاپانی فارم میں جائیں، جو احمدی فارمر ہیں وہ جائیں ساتھ ساتھ ان کا کام کرتے رہیں اور باتیں کرتے رہیں۔ اس طرح دوستیاں لگا کر رابطے کئے جاسکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جاپانی احمدی عورتوں سے بڑا کام لیا جاسکتا ہے۔ مبلغین کی مدد سے پلان کریں۔ ان سے کام لیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب وقت آگیا ہے کہ ہر ایک اپنی اصلاح کرے۔ پرانی باتوں کو بھول جائیں اور نہ اکھیڑیں۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹی میں جو احمدی لڑکے پڑھتے ہیں ان سے مدد لیں۔ یہ اپنی یونیورسٹیوں میں سیمینار منعقد کریں۔ جہاں اسلام کی خوبیاں بیان ہوں۔ اس طرح دعوت الی اللہ کا راستہ کھلے گا اور دین کا پیغام پہنچ جائے گا۔

سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ سرکردہ احباب سے اور مختلف محکموں سے اپنے رابطے اور تعلق بڑھائیں۔ آپ کی واقفیت ہر طبقے میں ہونی چاہئے۔ پھر جو واقعات ہوتے ہیں انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور دوسری جگہوں پر بھی ان کے بارہ میں ساری انفارمیشن دینی چاہئے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

حضور انور نے فرمایا صرف اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے تعلق نہ رکھیں بلکہ باقاعدہ مسلسل تعلق رکھیں۔ جو تعلقات ذاتی تعلق سے بنتے ہیں وہ تعلقات وسیع ہوتے ہیں۔ ایک پراپر لابنگ تبھی ہوسکتی ہے جب آپ کے ریگولر تعلقات ہوں۔ ان کی مختلف تقریبات پر ان کو تحائف دیں۔ اپنے عید کے پروگراموں پر ان کو بلائیں اور مسلسل تعلق رکھیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری صاحب مال** سے چندہ ادا کرنے والے احباب کی تعداد اور جماعت کے چندہ عام اور چندہ وصیت کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا آپ کے چندہ کا معیار بہت بڑھ سکتا ہے۔ ابھی بہت گنجائش ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی ساری عاملہ پہلے خود موصی بنے، نمازوں کی حفاظت کرنے والی ہو۔ قرآن کریم پڑھنے والی ہو اور وصیت کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیان کے چندہ وصیت کا فرداً فرداً جائزہ لیا اور سیکرٹری صاحب مال کو بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی موصی اپنی انکم سے کم دیتا ہے تو وہ موصی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی موصی چھ ماہ سے زیادہ بقایادار ہے تو وہ موصی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کوئی موصی جس کو تعزیر ہو وہ موصی نہیں رہ سکتا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی موصیان کا حساب باقاعدہ ربوہ بھجوائیں اور اب اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے اور یہ حساب ریگولر جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے چندوں میں بے برکتی اس لئے پڑ رہی ہے کہ آپس میں اتفاق نہیں ہے ایک دوسرے کا احترام نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چندہ کے بارہ میں سمجھائیں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے۔ خدا کی خاطر دے رہے ہو۔ ان کی اپنی تربیت کے لئے ہے، ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ خدا کی خاطر دینا ہے۔ اس لئے چندہ کی ادائیگی میں اور اپنی آمد ظاہر کرنے میں غلط بیانی نہ کریں۔

اشاعت کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کیا کوئی رسالہ شائع نہیں کرتے۔ کوئی لٹریچر شائع نہیں کرتے۔ حضور انور نے لٹریچر تیار کرنے اور شائع کرنے کے بارہ میں بعض انتظامی فیصلے فرمائے اور ہدایات دیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو طلباء کالج، یونیورسٹیوں میں جا رہے ہیں ان کی فہرستیں بنائیں۔

حضور انور نے بعض عہدیداران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ دنیاداری کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ جس کو خدا یاد نہیں اس نے کام کیا کرنا ہے۔ خدا کے فضلوں کو فضل سمجھیں۔ کل کو آپ پائی پائی کے محتاج بھی ہوسکتے ہیں۔ خدا خزانے خالی بھی کرسکتا ہے۔

سیکرٹری صاحب سمعی وبصری کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں اتنی چیزیں ہیں۔ برف کے پہاڑ ہیں، چاولوں کے کھیت ہیں، چائے کے باغات ہیں، یہاں کی انڈسٹری ہے اور بہت سی چیزیں ہیں ان کی ڈاکومنٹری بنا کر بھجوائیں۔ آپ بہت سارے پروگرام بنا کر بھجوا سکتے ہیں۔

حضور انور نے بعض عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کام کی نیت اور ارادہ ہونا چاہئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جماعتی کام سے دلچسپی نہیں ہے۔ قربانی کا احساس ہونا چاہئے۔ احساس مرجائے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر مہینے ایک میٹنگ تربیتی امور پر خاص طور پر نمازوں کے بارہ میں ہونی چاہئے اور جائزہ لینا چاہئے کہ نمازوں کے بارہ میں جماعت نے کیا توجہ دی ہے اور جو کوشش کی ہے اس کا نتیجہ کیا نکلا۔

حضور انور نے مبلغین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ہر چوتھا خطبہ تربیت پر ہونا چاہئے اور ہر چھٹا خطبہ مالی قربانی پر آنا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ MTA پر کتنے لوگ خطبات سنتے ہیں۔ فرمایا اس کی رپورٹ لیا کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کیبل کمپنیوں سے جائزہ لیں کہ کیا وہ MTA دے سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر شعبے کا بجٹ ہونا چاہئے اور کسی دوسری مَد میں ٹرانسفر مجلس عاملہ کی اجازت سے ہونی چاہئے۔

حضور انور نے مساجد کمیٹی کے قیام اور ممبران کی منظوری عطا فرمائی اور ہدایت دی کہ سارا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید اور وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنا چندہ بڑھائیں اور نئے لوگوں کو شامل کریں۔ وقف جدید میں بچوں کو بھی شامل کریں۔ جو پیچھے ہٹے ہوئے لوگ ہیں ان کو قریب لائیں اور ان کو بھی شامل کریں اور جن کے چندوں کے بقائے ہیں ان سے بقائے وصول کریں۔ نومبائعین سے بھی جنہوں نے ابھی لازمی چندہ کی ادائیگی شروع نہ کی ہو چندہ تحریک جدید، وقف جدید لے لیا کریں۔ اس سے ان کو چندہ دینے کی عادت پڑے گی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت جاپان کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ سب اپنے اپنے شعبہ کی سکیم بنائیں اور مجلس عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عملدرآمد کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہر ماہ مجھے رپورٹ آنی چاہئے کہ کیا کام کیا ہے۔ اگر نہیں بھی کیا تب بھی رپورٹ آنی چاہئے اور لکھیں کہ اس ماہ کام نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا تبلیغ کی بھی سکیم بنائیں۔ جاپان میں بدھسٹ ہیں یہ بہت سخت ہوں گے ان پر بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ یہاں لامذہب اور عیسائیوں کی طرف توجہ دیں۔ غیر قوموں کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اور آباد ہیں ان کی پاکٹس تلاش کریں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں۔ ان سے رابطے کریں اور پھر مستقبل رابطہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح تعلیم اور تربیت کی سکیم بنائیں اور کام شروع کریں۔ نومبائعین کی تربیت کر کے ان کو جماعت کے نظام کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ ان کو آپ نے نماز سکھانی ہے۔ قرآن کریم پڑھنا سکھانا ہے۔ آپ نے صرف انصار نومبائعین میں کام کرنا ہے۔ خدام نے اپنا کام کرنا ہے اور لجنہ نے اپنا کام کرنا ہے اور جماعتی نظام نے اپنا کام کرنا ہے۔ سب نے اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی یہ میٹنگ سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر عاملہ انصار کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

جاپانی فیملیز کی ملاقات

اس کے بعد چار جاپانی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد آٹھ بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ یہ میٹنگ قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ آج صبح حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے صدر لجنہ جاپان کا انتخاب کروایا تھا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر لجنہ جاپان اور ان کی نئی عاملہ کی منظوری عطا فرمائی۔ یہ نئی عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلی میٹنگ تھی۔ حضور انور نے تمام سیکرٹریان کو ان کے کام کے بارہ میں سمجھایا اور بتایا کہ کس طرح آپ نے اپنے اپنے شعبہ کے پروگرام بنانے ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا ہے۔ حضور انور نے تمام سیکرٹریان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات دیں۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

اس کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین بچوں اور سات بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمیونٹی ہال سے اپنی رہائشگاہ ہوٹل تشریف لے آئے۔

14رمئی 2006ء بروز اتوار:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جائے رہائش سے احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہیروشیما کا وزٹ

آج جاپان میں قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جاپان نے ہیروشیما (Hiroshima) شہر کے وزٹ کا پروگرام ترتیب دیا تھا اور ناگویا سے ہیروشیما کے لئے روانگی بذریعہ بلٹ ٹرین "Nozomi سپر ایکسپریس" کے ذریعہ تھی۔

صبح سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد ناگویا ریلوے سٹیشن کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ ریلوے سٹیشن پہنچے۔ یہاں سے ہیروشیما کے لئے ٹرین کی روانگی نو بجکر چونتیس منٹ پر تھی۔ ٹھیک نو بجکر بتیس منٹ پر گاڑی اپنے پلیٹ فارم پر پہنچی اور نو بجکر چونتیس منٹ پر ہیروشیما کے لئے روانہ ہوئی۔ جاپان میں گاڑیاں اپنے وقت پر آتی ہیں اور اپنے وقت پر چلتی ہیں۔ وقت میں بالکل تاخیر نہیں ہوتی۔

ناگویا سے ہیروشیما کا فاصلہ 417 کلومیٹر ہے۔ اس بلٹ ٹرین کی رفتار بعض جگہوں پر 280 کلومیٹر فی گھنٹہ اور بعض جگہوں پر 300 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ راستہ میں یہ ٹرین Kyoto، Osaka، Kobe اور Okayama کے ریلوے سٹیشن پر رکتی ہوئی اپنے وقت کے مطابق ٹھیک گیارہ بجکر انچاس منٹ پر ہیروشیما (Hiroshima) ریلوے سٹیشن

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

تعلیم الاسلام کالج کی یادیں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16 مئی 2005ء میں مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب کے قلم سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی چند یادیں شامل اشاعت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی آغاز خلافت (1914ء) میں فرمایا تھا: ’’اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہمارا اپنا کالج ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بھی یہی خواہش تھی۔ کالج کے دنوں میں کیریکٹر بنتا ہے۔ سکول لائف میں تو چال چلن کا ایک خاکہ کھینچا جاتا ہے۔ اس پر دوبارہ سیاہی کالج لائف میں ہی ہوتی ہے بس ضرورت ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کی زندگیوں کو مفید اور مؤثر بنانے کے لئے ایک کالج بنائیں‘‘۔

چنانچہ کچھ سالوں بعد قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا قیام حضورؓ کا ایک سنہری کارنامہ تھا۔ کالج کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو کالج کا پرنسپل بنانے کی تجویز حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کی جسے حضورؓ نے منظور فرمالیا اور اس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب کا 7 مئی 1944ء کو بطور پرنسپل تقرر ہوا۔ ایسا یقیناً الٰہی منشاء کے تحت ہوا۔ چنانچہ محترم پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب مرحوم (سابق صدر صدر انجمن احمدیہ) بیان فرماتے ہیں کہ:

’’1944ء کے ابتدائی ایام میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی محترمہ بیگم صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں دہلی میں مقیم تھے۔ ایک بزرگ نے مجھ سے ذکر کیا کہ ان دنوں تعلیم الاسلام کالج کے انتظامات ہورہے ہیں اور پرنسپل کے تقرر کا سوال ہے انہیں لکھو کہ اس موقعہ پر یہاں تشریف لے آئیں۔ میں نے ناسمجھی میں ایک عریضہ آپ کی خدمت میں تحریر کردیا۔ چند دن کے بعد جواب موصول ہوا کہ ’’خالد! تم بچپن سے میرے ساتھ رہے ہو۔ ابھی تک تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں نے کبھی کسی عہدہ کی خواہش نہیں کی۔ میں تو ادنیٰ خادم سلسلہ ہوں‘‘۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب کالج میں اپنی تقرری کا حال یوں بیان کرتے ہیں: ’’میں حسب ہدایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے عاجز کو کالج میں بطور لیکچرار فلسفہ تقرری کا دوسطری ارشاد لکھ کر تھما دیا۔ اور فرمایا کہ پرنسپل صاحب سے جا کر مل لوں...... حسب ارشاد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ حاضری بھی نرالی حاضری تھی نہ دفتر کا تکلف نہ رہائش گاہ پر حاضری، مغرب کی نماز کا وقت تھا۔ سیدھا مسجد مبارک کی چھت پر جا کر سلام کیا جہاں حضور تشریف فرما تھے۔ شلوار اور بغیر کالر کے قمیص نما کرتہ زیب تن تھا۔ سر پر ٹوپی، خشخشی ریش مبارک، بالوں میں سنہرے رنگ کی جھلک، موٹی غلافی معصوم آنکھیں، کشادہ پیشانی، مردانہ حسن کا بہترین نمونہ، وہی معصومیت اور سادگی اور بےتکلفی اور وقار اور ذہانت اور اسی نور کا چہرے پر اجالا جو مستقبل میں ایک عالم کو منور کرنے والا تھا...... فرمایا کہ ’’تقرری تو ہوگئی، ابھی کالج تو کھلا نہیں لیکن داخلے کے لئے طلباء آنے شروع ہوجائیں گے۔ آپ کو ہوسٹل کا سپرنٹنڈنٹ بھی مقرر کیا گیا ہے۔ گیسٹ ہاؤس میں شفٹ کرجائیں وہیں ہوسٹل کا انتظام ہوگا۔‘‘

۱۹۴۷ء میں ہجرت کرنی پڑی تو حضرت صاحبزادہ صاحبؒ ابھی قادیان میں ہی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ لاہور تشریف لا چکے تھے۔ کالج کے لئے کوئی مناسب جگہ ملنے کے سلسلہ میں دشواری کا مسئلہ حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے قائم مقام پرنسپل محترم چوہدری محمد علی صاحب سے فرمایا: ’’آسمان کے نیچے، پاکستان کی سرزمین میں جہاں کہیں بھی جگہ ملتی ہے لے لو اور کالج شروع کردو‘‘۔ اسی اثنا میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قادیان سے لاہور تشریف لے آئے چنانچہ کینال پارک کی ایک نہایت بوسیدہ عمارت، جو ڈیری فارم یا اصطبل بن چکی تھی، کو محکمہ بحالیات سے حاصل کر کے نہایت بےسروسامانی کی حالت میں کالج کی کلاسیں شروع کردی گئیں۔ طلباء نے صفوں پر بیٹھ کر کلاسیں شروع کیں۔ اپریل 1948ء میں DAV کالج کی بوسیدہ عمارت الاٹ ہوگئی جسے وہاں مقیم غیرمسلم پناہ گزین مکمل طور پر برباد کر چکے تھے۔ دروازوں کے تختے اور چوکھٹیں، روشن دان، الماریاں وغیرہ سب غائب۔ لائبریری کی کتب کی ایک جلد بھی باقی نہ تھی۔ اس دَور کے بارے میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ پرنسپل کالج کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ ’پاکستان کے قیام کے بعد ربوہ منتقل ہونے تک قیام رتن باغ لاہور میں رہا...... یہ دَور بھی بڑی محنت کا دَور تھا۔ لُٹے ہوئے، بےسروسامان سب آئے اور اس خاک سے ایک کامیاب تعلیمی ادارہ کو اٹھایا جس نے درسگاہوں میں ایک امتیازی حیثیت اختیار کرلی‘۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے کالج نے امتحانات میں نمایاں نتائج دینا شروع کردئے۔ روئنگ اور کبڈی کا پنجاب یونیورسٹی کا چیمپئن بھی رہا۔ اور ان کھیلوں میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے مقابلہ ہوتا تھا۔ دیگر علمی اور ادبی سرگرمیاں بھی اپنے عروج پر تھیں۔ تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کا لباس سیاہ اچکن اور سیاہ جناح کیپ ہوتا تھا اور لاہور کے تمام کالجوں میں ایک خاص رعب، دبدبہ اور وقار ہوتا تھا۔ 1950ء کے جلسہ تقسیم اسناد میں حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس تشریف لائے۔ 1951ء میں آئی سرجن محترم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب، 1952ء میں مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمان اور 1954ء میں حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ مہمان خصوصی تھے۔

1954ء کے آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں کالج کو لاہور سے ربوہ شفٹ کردیا گیا۔ ربوہ کے شدید گرم موسم اور چلچلاتی دھوپ میں سخت محنت کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب کالج تعمیر کرا چکے تھے۔ اس موقعہ پر لاہور کے علمی حلقوں میں بہت افسوس کا اظہار کیا گیا اور روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور نے ایک ایڈیٹوریل بھی تحریر کیا کہ تعلیم الاسلام کالج کا لاہور سے جانا یہاں کے غریب اور ذہین طلباء کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔

ربوہ میں کالج کی بلڈنگ مکمل ہونے پر 6 دسمبر 1954ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاح فرمایا۔ کالج میں جو علمی اور ادبی ماحول حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی مقناطیسی کشش رکھنے والی شخصیت اور کوششوں سے پیدا ہوا وہ اتنا دلکش تھا کہ غیر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ پروفیسر حمید احمد خان صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، ربوہ کالج کے تتبع میں پنجاب یونیورسٹی میں طلباء کے لئے گاؤن پہننا لازمی قرار دیا۔ جسٹس شیخ انوارالحق صاحب جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور (جو بعد میں پاکستان کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بنے) نے 1963ء میں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ’’آج آپ کے ادارے میں آکر میری اپنی طالب علمی کا دَور آنکھوں کے سامنے آگیا۔ آکسفورڈ جیسی فضا دیکھ کر میرے دل میں پرانی یادیں تازہ ہوگئی ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جہاں آپ کو مثالی تعلیمی اور تربیتی ماحول میسر ہے۔ جہاں دوسری جگہوں کی مضرت انگیز مصروفیات ناپید ہیں‘‘۔

مشہور ماہر تعلیم، سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور صوبائی سیکرٹری تعلیم پروفیسر سراج الدین صاحب (جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر بھی تھے) نے 1961ء کے جلسہ تقسیم اسناد کے خطاب میں کہا ’’تعلیم الاسلام کالج کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے ایسے پرنسپل کی رہنمائی حاصل ہے جو ایمان و یقین، خلوص و فدائیت اور بلند کردار کے اعلیٰ اوصاف سے مالا مال ہے۔ میرے دل میں اس کالج کے لئے ایک خاص مقام ہے کہ یہ کالج دو نمایاں اور ممتاز شخصیتوں والد اور فرزند کی محنت، محبت اور شفقت کا ثمرہ ہے۔ میری مراد آپ کی جماعت کے واجب الاحترام امام جو اس کالج کے بانی ہیں اور ان کے لائق و فائق فرزند مرزا ناصر احمد سے ہے جو اپنے خاندان کی قائم کردہ روایات کو وقف کی روح اور ایسے جذبہ شوق کے ساتھ چلا رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں بھی شاذ ہی نظر آتا ہے...... مرزا ناصر احمد صاحب سے متعارف اور ان کی دوستی سے شرف سے مشرف ہونا میرے لئے فخر کی بات ہے۔‘‘

ربوہ کالج میں مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی، مسٹر جسٹس منظور قادر، وزیر خارجہ و قانون سردار عبدالحمید دستی صاحب، وزیر تعلیم ڈاکٹر محمد افضل صاحب اور دیگر بےشمار اہم شخصیات تشریف لاتی رہیں۔

ایک دفعہ پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر پروفیسر میاں افضل حسین صاحب ربوہ تشریف لائے۔ آپ مشہور مسلمان لیڈر سر فضل حسین کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کو ربوہ کا آلائشوں سے پاک ماحول اردگرد کی پہاڑیاں اور علمی فضا اس قدر پسند آئی کہ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم اور ریسرچ کے لئے یہ ایک مثالی جگہ ہے۔ ان پتھریلی پہاڑیوں پر مٹی ڈال کر پودے اگا کر ان کو سرسبز کردیں اور کالج کو اس علاقہ کی یونیورسٹی بنادیں۔

لیکن بدقسمتی سے 1972ء میں اس کالج کو دوسرے تعلیمی اداروں کی طرح قومی تحویل میں لے لیا گیا اور یہ مسلسل انحطاط پذیر ہوتا چلا گیا۔ اللہ کرے کہ اب لمبی تاریک رات کے بعد جلد سحر طلوع ہوجائے۔

محترم مولانا ملک غلام نبی شاہد صاحب

سابق مربی سلسلہ محترم مولانا ملک غلام نبی شاہد صاحب مورخہ 24 مئی 2005ء کو بیلجیم میں بعمر 75 سال وفات پاگئے۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ میں لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ مورخہ 13 جنوری 1930ء کو خرادیاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حسن محمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے 1929ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بیعت کی تھی۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب نے زندگی وقف کرنے کے بعد 1951ء میں مولوی فاضل اور 1952ء میں جامعۃ المبشرین کا امتحان پاس کیا۔ 1948ء میں آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔ 1956ء میں آپکی تقرری سیرالیون ہوئی جہاں آپ پانچ سال تک رہے۔ واپسی پر ایک سال کے لئے جامعہ احمدیہ میں آپ کو بطور استاد خدمت کی توفیق ملی اور دوبارہ سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے جہاں آپ نے کئی نئی جماعتیں اور بو (Bo) شہر میں سیکنڈری سکول قائم کیا۔ 1966ء میں آپ کو غانا بھجوایا گیا جہاں آپ چار سال تک رہے۔ 1975ء میں آپ کو تیسری مرتبہ سیرالیون بھجوایا گیا جہاں ایک سال تک بطور امیر و مبلغ انچارج خدمات ادا کرتے رہے۔ 1980ء میں آپ کو کینیا بھجوایا گیا اور 1984ء تا 1989ء آپ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمات بجالاتے رہے۔ 1991ء میں آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی اور آپ نے بیلجیم میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

مکرم قریشی سعید احمد اظہر صاحب

سلسلہ کے قدیمی خادم مکرم قریشی سعید احمد اظہر صاحب مربی سلسلہ مورخہ 6 جون 2005ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئے۔ آپ دو سال سے زائد عرصہ سے کینسر اور فالج کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ صبر کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کرتے رہے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ قادیان میں حضرت ماسٹر محمد اظہر صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے بطور مربی سلسلہ شیخوپورہ اور فیصل آباد میں طویل عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ نائیجیریا، یوگنڈا اور کینیڈا میں بھی خدمت دین کی توفیق پائی۔ نیز مرکز سلسلہ میں بطور نائب ناظر مال آمد بھی خدمات سرانجام دیں۔ 1968ء میں آپ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

07th July 2006 –13th July 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 7th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 91, Recorded on: 19/10/1995.
02:40 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
02:30 Al Maa'idah: A cookery programme
02:50 MTA Variety
03:20 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 20th September 2006.
04:40 Moshaairah: An evening of poetry.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 27th September 2003.
08:10 Les Francais C'est Facile: No. 66
08:30 Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests.
10:00 Indonesian Service
10:55 Siraiki Service
12:00 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:05 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 30/11/1999.
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
15:40 Friday Sermon [R]
16:45 Khilafat Jubilee Quiz
18:05 Les Francais C'est Facile: No. 66 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Urdu Mulaqa'at [R]
23:15 MTA Travel: A tour around London

Saturday 8th July 2006

00:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
00:35 Les Francais C'est Facile: No. 66
01:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 92, Recorded on: 24/10/1995.
02:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
03:05 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 30/11/1999.
04:15 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 MTA Travel: A tour around London
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 Children's Class with Huzoor in Australia. Recorded on 17th April 2006.
07:45 Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
08:25 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 7th July 2006.
09:25 Ashab-e-Ahmad
10:05 Indonesian Service
11:00 French service
12:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
12:50 Bangla Shomprochar
14:55 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Children's Class[R]
15:35 Moshaairah: An evening of poetry
16:50 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 16/02/1997.
17:35 MTA Variety: Australian flora and fauna
18:05 Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
18:30 Arabic Service
20:40 MTA International Jamaat News
21:10 Children's Class [R]
22:00 MTA Variety: Australian flora and fauna
22:30 Ashab-e-Ahmad
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 9th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:55 Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 93, Recorded on: 25/10/1995.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 7th July 2006.
04:05 Moshaairah: An evening of poetry
05:25 MTA Variety: Australian flora and fauna
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor in Australia. Recorded on 17th April 2006.
08:20 Learning Arabic: No. 22
09:05 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Singapore.
10:05 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 25th November 2005.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 7th July 2006.
15:05 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Singapore [R]
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 06/05/1984.
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 94, Recorded on: 26/10/1995.
20:30 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:20 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Singapore [R]
22:55 Ilmi Khutbaat

Monday 10th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Learning Arabic: No. 22
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 94, Recorded on: 26/10/1995.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 7th July 2006.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 06/05/1984.
05:10 Ilmi Khutbaat
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 4th October 2003.
08:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 15
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 90, Recorded on: 06/12/1999.
09:50 Indonesian Service
12:00 Tilawaat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 29/07/2005.
15:20 Quiz Programme
16:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
18:10 MTA Variety
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 95, Recorded on: 31/10/1995.
20:30 International Jamaat News
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:50 Friday Sermon Recorded on: 29/07/2005 [R]

Tuesday 11th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: Programme No. 15
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 95, Recorded on: 31/10/1995.
03:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 29/07/2005.
05:20 Quiz Programme
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10 Children's Class with Huzoor. Recorded on 11th October 2006.
08:10 Learning Arabic: Programme No. 22
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 24/11/1991.
10:00 Indonesian Service
10:55 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 8th July 2005.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 Jalsa Salana Address: Day 2: An Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from the ladies Jalsa Gah on the occasion of Jalsa Salana Mauritius. Recorded on 3rd December 2005.
14:50 Learning Arabic: Programme No. 22 [R]
15:20 Lajna Magazine
16:05 Children's Class [R]
17:15 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:00 Children's Class [R]
22:00 Al-Wasiyyat
22:30 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:10 Lajna Magazine [R]

Wednesday 12th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:05 Learning Arabic: Programme No. 22
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 96, Recorded on: 01/11/1995.
02:40 Jalsa Salana Canada 2003: A speech delivered by Maulana Tariq Islam Sahib, on the occasion of Jalsa Salana Canada 2003.
03:15 Al-Wasiyyat
03:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 24/11/1991.
05:15 Lajna Magazine
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:25 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 18th October 2003.
07:55 Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/04/1995.
09:50 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:20 Bengala Shomprochar
14:25 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 18/10/1985.
15:25 MTA Variety: A documentary on sea life
15:55 Jalsa Speeches: A speech delivered by Maulana Akhlaq Anjum Sahib. Recorded on 01/08/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
16:45 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 97, Recorded on: 02/11/1995.
20:35 International Jamaat News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
21:35 Jalsa Speeches [R]
22:20 MTA Variety: A documentary on sea life [R]
22:50 From the Archives [R]

Thursday 13th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 97, Recorded on: 02/11/1995.
02:55 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 25
03:15 Hamari Kaa'enaat
03:40 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 18/10/1985.
04:40 MTA Variety: A documentary on sea life
05:10 Jalsa Speeches: A speech delivered by Maulana Akhlaq Anjum Sahib. Recorded on 01/08/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 25th October 2006.
08:00 Al Maa'idah: A cookery programme
08:20 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 10, Recorded on: 23/04/1994.
09:25 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Muzakarah
11:30 MTA Variety: Showing variety of programmes
12:15 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat and MTA News
13:10 Bengali Service
14:15 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 138, Recorded on: 08/07/1996.
15:15 Al Maa'idah: A cookery programme [R]
15:40 Huzoor's Tours [R]
16:05 Moshaairah: An evening of poetry.
17:20 English Mulaqa'at: Session. 10 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Mid Week
21:05 Tarjamatul Qur'an Class No: 138 [R]
22:05 Al Maa'idah: A cookery programme
22:20 Huzoor's Tours [R]
22:50 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 | Friday June 30, 2006 | Issue No. 26

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 13

پر پہنچی جہاں خدام کے ایک گروپ نے جو صبح سویرے ہی بعض انتظامات کے سلسلہ میں پہلی ٹرین پر نا گویا سے ہیروشیما کے لئے روانہ ہوا تھا، حضور انور کا استقبال کیا۔

جاپان کی سرسبز و شاداب اور خوبصورت سرزمین پر، ہیروشیما وہ بدقسمت شہر ہے جہاں اس دنیا کی تاریخ میں امریکہ نے سب سے پہلا ایٹم بم پھینکا تھا اور 6؍اگست 1945ء کا دن اور صبح سوا آٹھ بجے کا وقت جبکہ معصوم بچے اپنے سکولوں میں جانے کی تیاری کررہے تھے اور مردوخواتین اپنے اپنے کاموں پر جانے کی، ان کے لئے موت کا پیغام لے کر آیا اور موت بھی ایسی کہ ہزاروں انسانی وجود اس بم کی حرارت سے پگھل گئے اور ہزار ہا راکھ کا ڈھیر بن گئے اور آناً فاناً یہ پُر رونق اور آباد شہر راکھ کا ڈھیر بن گیا، نہ مکان رہے نہ مکین۔ ہر چیز ملیا میٹ ہوگئی اور چند لمحوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار انسان موت کے منہ میں چلے گئے اور اسی ہزار کے قریب زخمی ہوئے۔

اب اہل جاپان نے اسی جگہ ایک نیا شہر آباد کر دیا ہے جو بلندو بالا عمارتوں اور خوبصورت پارکوں سے مزین ہے اور یوں لگتا ہے کہ یہاں کبھی کچھ نہیں ہوا۔

یہاں کے ایک پارک میں اس بم کی تباہ کاریوں پر مشتمل "Hiroshima Peace Memorial Museum" بنایا گیا ہے۔ پروگرام کے مطابق ہیروشیما ریلوے سٹیشن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میوزیم کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی پارک کے ایک حصہ میں مختلف کانفرنس ہال، لائبریری اور ریسٹورنٹ وغیرہ ہیں۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی عمارت کے ایک حصہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد میوزیم کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں میوزیم کا ایک گائیڈ پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔

اس میوزیم میں دل دہلا دینے والے مناظر ہیں۔ شاید اس خطہ ارض پر یہ واحد ایسا میوزیم ہے جسے دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

اس میوزیم میں اس شہر کی وہ تصاویر بھی رکھی گئی ہیں جو ایٹم بم سے پہلے کی ہیں اور ہنستا بستا آباد شہر دکھایا گیا ہے پھر ساتھ ہی وہ تصاویر ہیں جن میں یہ سارا شہر برباد ہو چکا ہے اور سوائے راکھ اور پتھروں، اینٹوں کے ڈھیر کے کچھ نظر نہیں آتا۔

جب ایٹم بم گرایا گیا اس وقت بچے سکول جانے کی تیاری کررہے تھے۔ بچوں کو سکول کے لباس میں ہاتھوں میں Lunch Box لئے ہوئے موم کے مجسموں کی صورت میں اس حالت میں دکھایا گیا ہے کہ ان کے جسم پگھل رہے ہیں اور لنچ باکس راکھ بن چکے ہیں۔ ان کے سکولوں کے یونیفارم آگ میں جل رہے ہیں۔ بچوں کے کھلونے، پانی کی بوتلیں، ان کی کتابیں اور سکول بیگ اور جوتے سبھی جلے ہوئے ہیں اور یہ میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ گھروں میں استعمال ہونے والا مختلف سامان اور کچن کی اشیاء وغیرہ بھی اس میوزیم میں رکھی ہوئی ہیں ہر ایک چیز اس طرح جلی ہوئی ہے اور پگھلی ہوئی ہے کہ اگر ساتھ لکھا نہ ہو تو پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیا چیز تھی۔

پھر ایک ہال میں مضبوط اور پختہ عمارتوں کے بعض حصے رکھے گئے ہیں جو اس بم کے سامنے روئی کے ڈھیر ثابت ہوئے۔ لوہے کی کھڑکیاں، لوہے کے بڑے بڑے مضبوط گارڈر اس حال میں پڑے ہوئے ہیں جس طرح کسی نرم چیز کو ہاتھ میں پکڑ کر مسل دیا جاتا ہے۔ الماریاں، بستر، گھر کا سازوسامان، موٹر سائیکل، سائیکل، گاڑیاں غرض ہر چیز تباہ حال موجود ہے اور ایک ایک چیز اس ظلم کی داستان بیان کررہی ہے۔ اسی سائز کے ایٹم بم کا خول بھی بنا کر رکھا گیا ہے جو اس بدنصیب شہر پر گرایا گیا۔

اس میوزیم میں ایک بینک کی عمارت کی چند سیڑھیاں لا کر رکھی گئی ہیں جہاں یہ ایٹم بم پھٹنے کے وقت ایک شخص بینک کھلنے کے انتظار میں بیٹھا تھا اور بم کی روشنی اور چمک کی وجہ سے اس کا سایہ ان سیڑھیوں پر بن گیا اور خود وہ شخص موقع پر ہی راکھ کا ڈھیر بن گیا لیکن اس کا سایہ ان سیڑھیوں پر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا۔ اسی طرح سینکڑوں اور چیزیں ہیں جو انسان کا دل دہلا دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میوزیم کے یہ تمام حصے دیکھے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

اس میوزیم کے وزٹ کے آخر پر میوزیم کے ڈائریکٹر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ اپنے دفتر لے گئے اور حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے میوزیم کی وزیٹر بک پر اردو اور انگریزی زبان میں درج ذیل پیغام لکھا۔

’’آج ہیروشیما میوزیم دیکھا۔ ایک دل کو جذبات سے مغلوب کر دینے والی غم کی داستان ہے۔ ہیروشیما کے عوام یقیناً تعریف کے قابل ہیں جنہوں نے بڑے حوصلے سے اس تکلیف دہ دور کو گزارا اور آج پھر ایک عظیم شہر آباد کر دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دشمن کو معاف بھی کر دیا۔ اس شہر کے لوگوں کو سلام‘‘۔

انگریزی زبان میں حضور انور نے لکھا:۔

"Today I happened to visit Hiroshima Museum. After having seen the exhibited things it is unbearable for me to control the overwhelming sentiments. People of Hiroshima are really praiseworthy who have very bravely passed through their painful episode. I salute the people of Hiroshima."

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میوزیم کی اس عمارت سے باہر تشریف لے آئے۔

ہیروشیما کے سارے شہر میں سے صرف ایک بلڈنگ کو یادگار کے طور پر محفوظ کیا گیا ہے اور اسی حالت میں محفوظ رکھا گیا ہے جو ایٹم بم سے تباہی کی صورت میں ہوئی ہے۔

یہ بلڈنگ بھی اسی میوزیم کے نزدیک اسی پارک کے ایک حصہ میں واقع ہے اور اسی پارک کے ہر حصہ سے نظر آتی ہے اور صدیوں پرانے کھنڈرات کی شکل میں نظر آتی ہے۔ بس اس پانچ چھ منزلہ عمارت کا ایک جلا ہوا ڈھانچہ سا کھڑا ہے۔ اس عمارت کے اوپر ایک گنبد ہے۔ اس لئے یہ بلڈنگ اس علاقہ میں A Bomb Dome کے نام سے معروف ہے۔ حضور انور نے میوزیم کے باہر سے اس بلڈنگ کو بھی دیکھا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق یہاں سے سوا تین بجے ہیروشیما ریلوے سٹیشن کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بجکر چالیس منٹ پر سٹیشن پر پہنچے اور ٹھیک اپنے وقت پر تین بجکر اٹھاون منٹ پر ٹرین سٹیشن پر پہنچی اور چار بجے ہیروشیما سے ٹوکیو (Tokyo) کے لئے روانہ ہوئی۔

ٹوکیو (Tokyo) روانگی

ہیروشیما سے ٹوکیو کا فاصلہ 850 کلومیٹر ہے۔ Nozomi سپر ایکسپریس راستہ میں Fukuyama، Okoyama، Kobe، Osaka، Kyoto، Nagoya، Yokohama اور Shinagawa کے ریلوے سٹیشن پر رکتی ہوئی آٹھ بجے ٹوکیو ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ راستہ میں جب ٹرین ناگویا (Nagoya) ریلوے سٹیشن پر دو منٹ کے لئے رکی تو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مقامی جماعت نے سارے قافلے اور وفد کے لئے چائے اور سنیک وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا جو پہلے سے ہی اس طرح تیار شدہ تھا کہ فوراً گاڑی کے اس حصہ میں پہنچا دیا جہاں وفد سفر کر رہا تھا۔

ریلوے سٹیشن ٹوکیو پر احباب جماعت حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ریلوے سٹیشن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بجکر پچاس منٹ پر اپنی جائے رہائش ہلٹن ہوٹل تشریف لے آئے۔

اسی ہوٹل کا ایک ہال نمازوں کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ جہاں حضور انور نے سوا نو بجے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

15؍مئی 2006ء بروز سوموار:

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے اس ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی جو نمازوں کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

لندن کے لئے روانگی

آج جاپان سے لندن روانگی کا دن تھا۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور گیارہ بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور ٹوکیو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita کے لئے روانگی ہوئی۔

ایئرپورٹ پر صبح سے ہی ٹوکیو اور ناگویا کی جماعتوں کے احباب مردوخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی پہلے سے ہی مکمل ہوچکی تھی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو ایئرپورٹ پر برٹش ایئرویز کے سٹاف کے ایک سینئر ممبر نے حضور انور کو Receive کیا اور اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے آئے۔

حضور انور نے الوداع کہنے کے لئے آنے والے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہتے ہوئے آگے تشریف لے گئے اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد کچھ دیر کے لئے وی آئی پی لاؤنج میں قیام فرمایا۔ جہاں سے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز سٹاف کے ایک سینئر ممبر شروع سے ہی حضور انور کے ساتھ رہے اور جہاز کے دروازہ تک چھوڑ کر واپس گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA08 سوا ایک بجے Narita ایئرپورٹ ٹوکیو سے لندن (یو۔کے) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ گیارہ گھنٹے چالیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد لندن (یو۔کے) کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجکر پانچ منٹ پر جہاز لندن کے ہیتھرو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ برطانیہ اپنے وقت کے لحاظ سے جاپان سے آٹھ گھنٹے پیچھے ہے۔

لندن آمد

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ سٹاف کے ایک ممبر نے حضور انور کو Receive کیا اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور کو ایئرپورٹ سے باہر تک چھوڑنے آئے۔

ایئرپورٹ سے باہر امیر صاحب یو۔کے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ تمام عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہوکر پونے سات بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن پہنچے۔ جہاں احباب کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد سے قبل احباب جماعت اور مستورات کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل میں جمع ہوچکی تھی۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباسوں میں ملبوس خیر مقدمی دعائیہ نظمیں کورس کی صورت میں پڑھ رہے تھے۔ مسجد فضل کے احاطہ کو خوبصورت اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور کی آمد پر بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور ازراہ شفقت ان بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے جو دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ اس موقعہ پر خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ استقبال کا یہ منظر MTA پر Live دکھایا گیا۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین